



مسک
الحیث
کادای

لاہور
ہفت روزہ
الحیث
کادای

مرکزی جمعیت
الحیث
پاکستان
کارتھال

شمارہ: 43

۲۰ تا ۲۶ محرم الحرام ۱۴۳۶ھ 14 تا 20 نومبر 2014ء

جلد: 45

سلفی منہج
قرآن و سنت
سے عبارت
خالص اسلامی
دعوت



فضائل و مناقب
سیدنا حسین بن علی رضی اللہ عنہما



قرآن و سنت
کی روشنی میں

• بیک وقت دی گئی تین طلاقیں.....!؟

• وقف اراضی کا حکومتی سکیم میں آنا.....!؟

• بیٹیوں کو چھوڑ کر صرف بیٹوں کو کاروبار بہہ کرنا.....!؟

L O N D O N
M I L L I O N M A R C H

لندن
ملین مارچ

کشمیریوں سے اظہار یکجہتی اور
بھارتی غاصبانہ قبضہ کے خلاف یوم سیاہ!

السُّنَّة مقام حدیث قرآن کریم کی روشنی میں!

لندن میں ملین مارچ..... کشمیریوں سے اظہار یکجہتی

پوری دنیا اس حقیقت سے آگاہ ہے کہ کشمیر تقسیم ہند کا نامکمل ایجنڈا ہے۔ یہ مسئلہ انگریز اور ہندو کی ملی بھگت اور سازش سے پیدا ہوا، ورنہ تقسیم ہند کے فارمولے میں یہ طے تھا کہ جن ریاستوں میں مسلمانوں کی اکثریت ہے وہ پاکستان میں شامل ہوں گی۔ مگر بھارت نے 27 اکتوبر 1947ء کو اپنی اور برطانوی فوج کے ذریعے حملہ کر کے جموں و کشمیر پر غاصبانہ قبضہ کر لیا۔ لارڈ ماؤنٹ بیٹن نے اس ظالمانہ حملے کی کامیابی پر حملہ آوروں کی تحسین کی تھی۔ ادھر مجاہدین اور قبائلی نوجوانوں نے دشمن کو آگے بڑھنے نہ دیا۔ اگر جنگ جاری رہتی تو مجاہدین سرنگر تک پہنچ سکتے تھے۔ ایسے حالات میں جواہر لعل نہرو نے اپنی ناکامی دیکھتے ہوئے فوراً امریکہ کی راہ لی اور سلامتی کونسل کے ذریعے جنگ بندی کروائی۔ اس کے باوجود مجاہدین نے ریاست کا کم و بیش 35,000 میل خطہ آزاد کروا لیا جو جغرافیائی اعتبار سے بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ یہ ریاست اس وقت سے متنازعہ چلی آرہی ہے۔ مذاکرات ہوتے رہے مگر نتیجہ صفر رہا۔ تاہم کشمیری مسلمان اپنی جدوجہد آزادی اور اسلامی تشخص کی بقا کے لیے متحرک ہیں۔ کشمیریوں کی تحریک آزادی کو کچلنے کے لیے بھارت کی ظالم ڈوگرہ فوج ہزاروں کشمیریوں کو شہید، عورتوں کو بیوہ، بچوں کو یتیم اور خواتین کی اجتماعی آبروریزی کر چکی ہے۔ کشمیریوں کی گرفتاری اور ان کی املاک کو تباہ کرنے کا سلسلہ اب بھی جاری ہے۔ بھارتی فوج نے کنٹرول لائن پر فائرنگ کے ذریعے دہشت گردی کا ظالمانہ سلسلہ بھی شروع کر رکھا ہے جس کی جس قدر مذمت کی جائے کم ہے۔

ایسے حالات میں برطانیہ میں مقیم کشمیری بھائیوں نے مسئلہ کشمیر کو دنیا کے سامنے اجاگر کرنے کے لیے کشمیریوں کے حق خود ارادیت کی حمایت اور اظہار یکجہتی کے لیے لندن کے تاریخی ٹریفا لگر سکوائر سے برطانیہ کے وزیر اعظم ڈیوڈ کیمرن کی رہائش 10 ڈاؤنگ سٹریٹ تک احتجاجی ملین مارچ کیا اور وزیر اعظم کو ایک یادداشت پیش کی جس میں کہا گیا تھا کہ مسئلہ کشمیر برطانیہ کا پیدا کردہ ہے اور اسے حل کرنا بھی اس کی ذمہ داری ہے۔ نیز بھارتی فوج کے کشمیر سے اخراج اور کشمیریوں کے حقوق سلب کیے جانے پر شدید احتجاج کیا۔ یاد رہے کہ اس ریلی میں ہزاروں کشمیری، برطانوی پارلیمنٹ کے 25 ارکان پاکستان کی سیاسی جماعتوں کے مقتدر نمائندے، مقبوضہ اور آزاد کشمیر کے رہنما اور سکھ کمیونٹی سے لوگ شریک ہوئے۔ ادھر پاکستان اور دنیا بھر میں کشمیری بھائیوں نے بھارت کے غاصبانہ قبضہ کے خلاف یوم سیاہ منایا اور کہا کہ اگر سکاٹ لینڈ میں ریفرنڈم کروایا جاسکتا ہے تو کشمیر میں کیوں نہیں؟

26 ستمبر کو وزیر اعظم نواز شریف نے یو این جنرل اسمبلی کے سالانہ اجلاس میں تنازعہ کشمیر پر کھل کر اظہار کیا اور کہا کہ جنوبی ایشیا میں حقیقی اور پائیدار امن کے لیے مسئلہ کشمیر کا حل ضروری ہے۔ وزیر اعظم کے مشیر برائے امور خارجہ سرتاج عزیز نے کہا تھا کہ بھارت اور عالمی برادری کو جلد ایک سخت پیغام دیں گے، قوم اس پیغام کی منتظر ہے۔

یہ کس قدر افسوسناک امر ہے کہ تنازعہ کشمیر نصف صدی سے بھی زائد عرصہ سے لائیچل چلا آ رہا ہے۔ بھارت نے خود ہی اس مسئلہ کو اقوام متحدہ میں پیش کیا تھا اور اقوام متحدہ نے اپنی قراردادوں میں یہ طے کر دیا تھا کہ کشمیر کے عوام اپنے آئینی مستقبل کا فیصلہ آزادانہ استصواب رائے سے کریں گے۔ بھارت کے سابق وزیر اعظم جواہر لعل نہرو نے دنیا کے سامنے اقرار اور اس امر کی تائید کی تھی کہ کشمیر کا فیصلہ کشمیر کے لوگ خود حل کریں گے۔ پھر انہوں نے 26 جنوری 1952 کو بھارتی پارلیمنٹ میں بھی اس کا اعادہ کیا کہ ہم کشمیری عوام کے فیصلہ کے پابند ہوں گے۔

ستم کی بات یہ ہے کہ بھارت نے اب تک ان قراردادوں کے علی الرغم انٹو انک کی رٹ لگا رکھی ہے۔ قائد اعظم محمد علی جناح نے کشمیر کو پاکستان کی شہ رگ قرار دیا تھا۔ نہایت افسوس کی بات ہے کہ جنرل (ر) آمر مشرف کے دور میں پاکستان کی وزارت خارجہ کہتی رہی کہ ”کشمیر بنے گا پاکستان“ ہمارا نعرہ نہیں، کشمیریوں کا ہے۔ یہاں تک کہا

مدیر اعلیٰ
بشیر انصاری
ایم اے

☆ رانا محمد شفیق خاں پسروری
☆ پروفیسر ڈاکٹر عبدالغفور راشد
☆ پروفیسر مقبول احمد قاضی

اس شمارہ میں

1	درس قرآن و حدیث
2	اداریہ
4	احکام و مسائل
6	مذہب سلف کی نمایاں خوبیاں
10	مقام حدیث..... قرآن کی روشنی میں
14	اسوۂ رسول کریم ﷺ
17	تذکرہ وفات..... نواسہ رسول ﷺ
18	فضائل اصحاب رسول ﷺ
20	دینی مدارس..... اسلام کے محافظ
21	حضرت مولانا غلام حسن قادری
23	طب و صحت
24	اخبار الجماعہ

ادارہ سے جملہ خط کتابت ایڈیٹر کے نام
اور ترسیل ذریعہ کے نام کی جائے

ہفت روزہ ”اہل حدیث“
چوک اہل حدیث (المعرف بتی چوک)

106، راوی روڈ لاہور۔ 54000

فون: 042-37720257 فیکس: 042-37725525
email: weeklyahlehadith@yahoo.com

بدل اشتراک

سالانہ	500/- روپے
ششماہی	300/- روپے
بذریعہ دی بی	535/- روپے
بیرونی ممالک سے	5500/- روپے
نی چرچہ	15/- روپے

سینیئر پروفیسر ساجد میر نے مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے لئے ”المشر پرنٹ ان“ شاہ خالد ٹاؤن کی ٹی روڈ شاہدرہ لاہور سے چھپوا کر 106 راوی روڈ لاہور سے جاری کیا۔

گیا کہ We Don't Claim Kashmir کہ کشمیر پر ہمارا کوئی دعویٰ نہیں۔ اس سے کشمیر پالیسی کو سخت نقصان پہنچا کر کشمیری حریت پسندوں کے زخموں پر نمک پاشی کی گئی۔ تاہم قوم اور کشمیری عوام نے اس پالیسی کو یکسر مسترد کر دیا۔ دراصل مشرف امریکی ایجنڈے پر عمل پیرا تھے۔ اس کے باوجود کشمیری مجاہدین اپنے خون سے ہمت و جرات کی لازوال داستانیں جذبہ آزادی اور تکمیل پاکستان کا نیا باب رقم کر رہے ہیں اور کشمیری مسلمان اپنی جدوجہد آزادی حق خود ارادیت اور اسلامی تشخص کی بقا کے لیے تبا نہیں ہیں۔ اب وہ وقت دور نہیں کہ بھارتی فوج کو وہاں سے نکلنا ہوگا۔ بدلتی دنیا کے جمہوری تقاضوں کے مطابق کشمیر کی آزادی یقینی ہے۔ مگر بھارت نے کشمیر پر طاقت کے ذریعے غاصبانہ قبضہ کر رکھا ہے اور وہ طاقت کی زبان ہی سمجھتا ہے۔ یہی ملین مارچ کا پیغام ہے۔

سینیٹر پروفیسر ساجد میر ڈاکٹر حافظ عبدالکریم ایم این اے کی طرف سے واہگہ بارڈر پر خودکش حملے کی شدید مذمت

مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے سربراہ سینیٹر پروفیسر ساجد میر اور ناظم اعلیٰ ڈاکٹر حافظ عبدالکریم ایم این اے نے اپنے مشترکہ بیان میں واہگہ بارڈر پر ہونے والے خودکش حملے کی شدید الفاظ میں مذمت کی ہے۔ انہوں نے دھماکے میں قیمتی جانوں کے ضیاع پر گہرے افسوس اور دکھ کا اظہار کیا ہے۔

دھرنوں کی وجہ سے وزیراعظم مستعفی ہوں گے اور نہ ہی ملک میں مڈٹرم انتخابات کا کوئی امکان ہے۔ پروفیسر ساجد میر

امپار کی انگلی اٹھنے کا انتظار کرنے والوں پر آج پوری قوم انگلیاں اٹھا رہی ہے۔ طاہر القادری نے دھرنا ڈیل کی وجہ سے نہیں مایوسی کی وجہ سے ختم کیا۔ اگر وہ ڈیل کریں گے تو وہ چھوٹی موٹی نہیں ہوگی۔ ماضی میں ایم ایم اے کی بحالی کے راستے میں جماعت اسلامی رکاوٹ بنی۔

مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے سربراہ سینیٹر پروفیسر ساجد میر نے کہا ہے کہ دھرنوں کی وجہ سے وزیراعظم مستعفی ہوں گے اور نہ ہی ملک میں مڈٹرم انتخابات کا کوئی امکان ہے۔ سیلاب سے لوگ ڈوبتے رہے اور دھرنے والے ناپتے رہے۔ جو لوگ امپار کی انگلی اٹھنے کا انتظار کر رہے تھے آج پوری قوم کی انگلیاں ان کے کردار پر اٹھ رہی ہیں۔ طاہر القادری نے دھرنا ڈیل کی وجہ سے نہیں مایوسی کی وجہ سے ختم کیا۔ اگر وہ ڈیل کریں گے تو وہ چھوٹی موٹی نہیں ہوگی۔ ایم ایم اے کی بحالی کے راستے میں جماعت اسلامی کے سابق امیر رکاوٹ بنے رہے۔ ہم آج بھی ایم ایم اے کی بحالی کے خواہاں ہیں، جماعت اسلامی بھی سنجیدگی دکھائے۔ وہ اتوار کے روز مرکز دفتر میں اہل حدیث یوتھ فورس کے یوتھ کنونشن سے خطاب اور میڈیا سے گفتگو کر رہے تھے۔ مرکزی ناظم اعلیٰ حافظ عبدالکریم ایم این اے بھی اس موقع پر موجود تھے جبکہ اہل حدیث یوتھ فورس کے صدر حافظ ذاکر الرحمن صدیقی، سیکرٹری جنرل حافظ فیصل افضل شیخ، پروفیسر عبدالستار حامد، حافظ شاہد امین، رانا خلیق خاں پسروری، امتیاز احمد مجاہد، قاضی ریاض قدیر اور طاہر شیخ نے خطاب کیا۔ پروفیسر ساجد میر نے مزید کہا کہ دھرنے ضد اور ہٹ دھرمی کی بنیاد پر شروع ہوئے۔ قادری نے مایوس ہو کر دھرنا ختم کیا۔ عمران صدق کی وجہ سے بیٹھے ہیں جو ان کی حماقت ہے۔ عمران کے لیے سیلاب اور عید فیس سیونگ کے مواقع تھے جو انہوں نے ضائع کیے۔ پٹرولیم مصنوعات میں کمی دھرنوں کی وجہ سے نہیں ہوئی بلکہ عالمی سطح پر پٹرولیم مصنوعات میں کمی کے باعث ممکن ہوئی، اس میں دھرنے والوں کا کوئی کمال نہیں۔ دھرنوں سے قوم کا مالی، معاشی اور اخلاقی نقصان ہوا، ملک کی اسلامی شناخت اور کلچر کو نقصان ہوا۔ انہوں نے کہا کہ ایسے انقلاب سے عوام سبق سیکھیں گے۔ دھرنوں کی وجہ سے کوئی تبدیلی نہیں آئی، ان کی باتوں اور تقریروں میں تبدیلی ضرور آئی ہے۔ دھرنوں کی وجہ سے مڈٹرم الیکشن کا کوئی امکان نہیں، ایم ایم اے کی بحالی میں سپرمنور حسن کا رویہ رکاوٹ بنا رہا۔ اب سراج الحق کو چاہیے کہ وہ ایم ایم اے کی بحالی میں اپنا کردار ادا کریں۔ اہل حدیث یوتھ فورس کے یوتھ فورس کے سیکرٹری جنرل حافظ فیصل افضل شیخ نے کہا کہ قرآن و سنت کی تعلیمات سے فروغ دیا جا رہا ہے۔ ہم نوجوانوں کو گمراہ نہیں ہونے دیں گے۔ اہل حدیث یوتھ فورس کے سیکرٹری جنرل حافظ فیصل افضل شیخ نے کہا کہ قرآن و سنت کی تعلیمات سے روشناس کرا کر معاشرہ کی اصلاح ہو سکتی ہے۔ کنونشن کے اختتام پر پروفیسر ساجد میر نے متاثرین سیلاب میں بہترین خدمات انجام دینے والوں میں شیلڈز تقسیم کیں۔

پیغام ٹی وی کی نشریات کے سلسلے میں

کسی بھی قسم کی تکنیکی اور فنی معلومات کے حصول کے لیے

براہ راست ڈائل کیجئے

+92-321-9445731 +92-321-7165256

+92 342-6000460, +92 313 6768774

معزز قارئین کرام!

پیغام ٹی وی کی فریکوئنسی تبدیل ہو چکی ہے۔۔۔!! نئی فریکوئنسی نوٹ فرمائیے۔

Satellite: AsiaSat 3S 105.5 °E

Frequency: 4082

Symbol Rate: 3185

Horizontal: Polarity

جناب مولانا ابو محمد حافظ عبدالستار الحماد و مرکز الدراسات الاسلامیہ
سلطان کالونی میاں چنوں خانووال پاکستان
فون: 065-2663317 موبائل: 0300-4178626
hammad3316@yahoo.com

احکام و مسائل

اراضی کا حکومتی سکیم میں آنا

سوال

ہمارے والد محترم نے کچھ زرعی زمین کا حصہ ایک مسجد کے لیے وقف کیا تھا اب وہ زمین حکومت کی موٹروے سکیم میں آگئی ہے اور حکومت نے اس کا معقول معاوضہ دے دیا ہے۔ کیا اس معاوضے کو بطور وراثت تقسیم کیا جاسکتا ہے یا یہ سرمایہ بھی مسجد کے لیے وقف ہوگا؟

جواب

جو زمین اللہ کے لیے وقف کی جائے اس کی خرید و فروخت نہیں ہو سکتی۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو فرمایا تھا: ”وقف چیز کو فروخت نہیں کیا جاسکتا“ نہ ہی اسے کسی کو بطور ہبہ دیا جاسکتا ہے۔ نیز اس میں وراثت بھی جاری نہیں ہوگی۔“ (بخاری الوصایا: ۲۷۲)

وقف شدہ چیز مفادات اور محصولات کو مصالح وقف میں ہی استعمال کیا جاسکتا ہے۔ صورت مسئلہ میں مسجد کے لیے وقف شدہ زرعی زمین حکومت کی موٹروے سکیم میں آچکی ہے اور حکومت نے اس کا معقول معاوضہ بھی دے دیا ہے اب اس معاوضے کو کسی صورت میں بطور وراثت تقسیم نہیں کیا جاسکتا، جیسا کہ حدیث بالا میں اس کی ممانعت کے متعلق صراحت ہے۔ ہمارے رجحان کے مطابق حاصل شدہ معاوضے کو ایسی مد میں صرف کر دیا جائے جس کا فائدہ دیر تک باقی رہ سکے۔ مثلاً

- ✽ اس کے بدلے کوئی اور زرعی قطعہ خرید لیا جائے اور اس کی پیداوار مسجد پر اٹھنے والے اخراجات میں صرف کر دی جائے۔
- ✽ اس معاوضے سے کوئی پلاٹ خرید کر اس پر امام مسجد کے لیے مکان تعمیر کر دیا جائے تاکہ وقف کنندہ کو اس کا مسلسل ثواب ملتا رہے۔
- ✽ حاصل ہونے والی رقم سے کوئی مکان خرید کر اسے آگے کرایہ پر بھی دیا جاسکتا ہے اور وہ کرایہ مسجد پر خرچ کر دیا جائے۔
- ✽ مسجد سے ملحقہ پلاٹ خرید کر عورتوں کے لیے نماز پڑھنے کا کمرہ تعمیر کر دیا جائے یا وہاں قرآن کریم کی تعلیم کے لیے مدرسہ قائم کر دیا جائے۔
- ✽ مسجد میں لائبریری قائم کر کے معاوضہ سے اصلاحی کتب خریدی جائیں اور لوگوں کو مفت پڑھنے کے لیے دی جائیں۔

لیکن اس رقم کو بجلی کے بل، اساتذہ کی تنخواہ یا خطیب کے حق الخدمت میں صرف نہ کیا جائے کیونکہ ایسا کرنے سے صدقہ جاریہ کی صورت پیدا نہیں ہوگی۔ بہر حال وقف شدہ زمین کا حکومتی معاوضہ کسی وقف مد میں خرچ کیا جائے تاکہ وقف کنندہ کے لیے صدقہ جاریہ کی صورت پیدا ہو جائے۔ ایسی جگہ پر خرچ نہ کیا جائے جہاں وہ رفتہ رفتہ بالکل ختم ہو جائے۔ واللہ اعلم

بیٹیوں کو چھوڑ کر صرف بیٹوں کو کاروبار ہبہ کرنا

سوال

میرے والد کی دو بیٹیاں نو بیٹیاں اور پانچ بیٹے ہیں۔ انہوں نے اپنی زندگی میں اپنا صابن کا کاروبار بیٹیوں کے نام ہبہ کر دیا اور باقی ترکہ کے متعلق کہا کہ اسے بطور وراثت تقسیم کر لیا جائے ہم نے والد کی وفات کے بعد بہنوں کو ان کے حصے سے زیادہ دے دیا تاکہ کاروبار سے محروم رہنے کی تلافی ہو جائے۔ کیا ہمارے والد مرحوم کا اقدام اور ہمارا عمل کتاب و سنت کے مطابق ہے؟

جواب

کتاب و سنت کے مطابق والد مرحوم کا اقدام اور آپ کا عمل دونوں ہی محل نظر ہیں۔ کیونکہ باپ اپنی زندگی میں بیٹیوں کو نظر انداز کر کے بیٹیوں کو کوئی چیز ہبہ نہیں کر سکتا۔ چنانچہ سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے میرے باپ نے ایک غلام بطور ہبہ دیا، میری والدہ عمرہ بنت رواحہ رضی اللہ عنہا کہنے لگیں کہ میں اس پر رسول اللہ ﷺ کو گواہ بنانا چاہتی ہوں۔ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور عرض کیا کہ میں نے اپنے بیٹے نعمان کو ایک غلام بطور ہبہ دیا تھا اور آپ کو اس پر گواہ بنانا چاہتا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تو نے اپنے تمام بچوں کو اس طرح کا تحفہ دیا ہے؟“ انہوں نے عرض کیا: ”میں نے تمام بچوں کو اس طرح کا تحفہ نہیں دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اپنی اولاد کے درمیان عدل کیا کرو۔“ اس کے بعد انہوں نے وہ غلام واپس لے لیا۔ (بخاری الہبہ: ۲۵۸۷)

ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ایسا کرنا ظلم ہے، میں اس ظلم پر گواہ نہیں بننا چاہتا۔“ (بخاری الشہادات: ۲۶۵۰)

عطیہ کی صورت میں لڑکی اور لڑکے کا لحاظ کیے بغیر اپنی اولاد میں مساویانہ طور پر مال تقسیم کرنا ہوتا ہے اس سلسلہ میں رسول اللہ ﷺ کا درج ذیل فرمان ایک فیصلہ کن حیثیت رکھتا ہے: ”عطیہ دیتے وقت اپنی اولاد کے درمیان برابری کیا کرو اگر (کسی کی کمزوری کے پیش نظر) میں کسی کو زیادہ دینا چاہتا تو عورتیں اس بات کی زیادہ حقدار تھیں کہ انہیں دوسروں سے زیادہ دیا جائے۔“ (بیہقی: ج ۶، ص ۱۷۷)

رسول اللہ ﷺ کے اس ارشاد کے پیش نظر مرحوم کا زندگی میں صرف بیٹوں کو کاروبار کا بہہ دینا درست نہیں۔ اور اولاد کا عمل اس لیے محل نظر ہے کہ انہوں نے بہنوں کو دوسرے ورثاء کے حصے کاٹ کر زیادہ دیا ہے یہ عمل بھی صحیح نہیں۔ اب اس کا حل یہ ہے کہ کاروبار کو بھی دوسری جائیداد کی طرح ترکہ میں شامل کیا جائے اور اس سے حاصل ہونے والے منافع تمام ورثاء کو بقدر حصہ دیئے جائیں۔ ورثاء کے حصے مندرجہ ذیل ہیں:

دونوں بیویوں کو 1/8 دے کر باقی 7/8 پانچ بیٹیوں اور نو بیٹوں میں تقسیم کیا جائے۔ سہولت کے پیش نظر کل جائیداد و کاروبار سمیت 304 حصے کیے جائیں۔ 19 حصے ایک بیوی کو 19 حصے دوسری بیوی کو 28 حصے ایک بیٹے کو اور 14 حصے ہر لڑکی کو دیئے جائیں۔

بیویوں کا حصہ	19	x	2	=	38
لڑکوں کا حصہ	28	x	5	=	140
لڑکیوں کا حصہ	14	x	9	=	126
مجموعی حصص				=	304

اس تفصیل کے مطابق جائیداد اور کاروبار کے حاصل ہونے والے منافع کو تقسیم کر لیا جائے جو لڑکے کاروبار میں براہ راست شریک ہیں ان کا حق الخدمت الگ سے طے کیا جائے۔ کاروبار پر اٹھنے والے اخراجات میں اس حق الخدمت کو بھی شامل کر کے صافی منافع کو درج بالا حصص کے مطابق تقسیم کیا جائے۔ چونکہ والد صاحب کے اقدام سے اس کی بیٹیوں اور بیویوں کی حق تلفی ہوئی ہے اس لیے اس کی تلافی کرنا بھی ضروری ہے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اگر وصیت کنندہ کی طرف سے کسی کی طرفداری یا حق تلفی کا اندیشہ ہو تو معاملہ سے تعلق رکھنے والوں کے درمیان کوئی اصلاح کرے تو اس پر کچھ گناہ نہیں۔“ (البقرہ: ۱۸۲) اس آیت کے پیش نظر مرحوم باپ کے غلط اقدام کی اصلاح ہو سکتی ہے۔ واللہ اعلم!

حاملہ عورت کو طلاق دینا

سوال میرے خاوند نے مجھے حالت حمل میں طلاق دی کیا اس حالت میں طلاق ہو جاتی ہے؟ اگر طلاق ہو جاتی ہے تو رجوع کی کیا صورت ہے؟

جواب حالت حمل میں طلاق ہو جاتی ہے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے فرمایا: جب انہوں نے اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دے دی تھی آپ نے فرمایا: ”اسے طہر یا حمل کی حالت میں طلاق دو۔“ (مسلم الطلاق: ۳۶۵۲)

اللہ تعالیٰ نے حالت حمل میں دی ہوئی طلاق کی عدت وضع حمل رکھی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”حاملہ عورتوں کی عدت یہ ہے کہ اپنا حمل جنم دے دیں۔“ (الطلاق) حاملہ عورتوں کی عدت بیان کرنے کا مطلب یہ ہے کہ دوران حمل طلاق دی جاسکتی ہے اور یہ طلاق بھی نافذ ہے اگر وضع حمل سے پہلے رجوع کر لیا جائے تو تجدید نکاح کی ضرورت نہیں اور اگر بچہ جنم دینے کے بعد صلح کا پروگرام بنا ہے تو تجدید نکاح کے ساتھ رجوع ہو سکے گا۔ کیونکہ وضع حمل کے بعد نکاح ختم ہو جاتا ہے۔ واللہ اعلم!

بیک وقت تین طلاقیں دینا

سوال میں نے اپنی بیوی کو بحالت طیش و غضب ایک ہی مجلس میں تین طلاقیں دے دی ہیں یعنی میں نے لفظ طلاق تین بار استعمال کیا ہے اب میں نہایت پریشان اور نادم ہوں ایسے حالات میں اگر کوئی متبادل حل ہو تو بتائیں تاکہ دونوں خاندان پر آگندہ ہونے سے بچ جائیں۔

جواب مسئلہ طلاق بڑی نزاکت کا حامل ہے لیکن ہم لوگ اس سلسلہ میں بہت لاپرواہ واقع ہوئے ہیں۔ معمولی گھریلو ناچاقی کی وجہ سے اپنے ترکش سے طلاق کا تیر نکال پھینکتے ہیں بلکہ یکبار طلاق ٹھانڈا دینا ہمارا معمول بن چکا ہے حالانکہ کتاب و سنت کے مطابق طلاق دینے سے قبل چار مراحل سے گذرنا چاہیے جو حسب ذیل ہیں:

❖ وعظ و نصیحت: بیوی کو سمجھایا جائے اور طلاق کی سنگینی سے آگاہ کیا جائے۔

امام سید الحرام
فضیلۃ الشیخ
ڈاکٹر عبدالرحمن السدیس

منہج سلف کی نمایاں خوبیاں

سرم — جناب حافظ محمد سرور — نثرانی — ڈاکٹر حافظ عبدالحمید ازہر

حمد و ثناء کے بعد

اے بندگان الہی! اللہ سے ڈرو جو تمہارا پروردگار ہے، اس کا شکر ادا کرو، اس کی فرمانبرداری کرو اور نافرمانی سے بچو۔ اس کی غلامی اور باطنی نعمتوں پر اور پیہم اور متواتر نوازشوں پر اس کا شکر ادا کرو۔ یوں دنیا کی بھلائیاں اور آخرت کی نعمتیں تمہارا مقدر ہوں گی۔

”شکر ایسے بہت سے بند دروازوں کو کھول دیتا ہے جن میں بہت ساری نعمتیں پنہاں ہوتی ہیں، اس لیے شکر کی جانب لپک اور جن چیزوں سے اللہ کی پکڑ آتی ہے، ان سے دور رہ۔“

اے اہل اسلام! ان مبارک لمحات میں جبکہ امت اسلامیہ ایک گزر جانے والے سال کو الوداع کہہ رہی ہے اور دوسرے کا آغاز کر رہی ہے، اس موقع پر ہم اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ آنے والے سال میں امت اسلامیہ کے لیے جو کارہائے خیر مقدر کیے جا چکے ہیں، ان میں برکت ہو اور اللہ تعالیٰ اسے اسلام اور مسلمانوں کے لیے عزت و سربلندی، خیر و برکت اور کامرانی کا سال بنادے۔

اے اہل اسلام! سالوں کی گردش اور اختتام اور نئے سالوں کا خوشیاں لے کر طلوع ہونا عقلمندوں کو بہت ساری باتوں پر غور و فکر، تدبر اور سوچ کی جانب بلاتا ہے۔ ایک سمجھدار اور دانا مسلمان کا یہی شعار اور روش ہوتی ہے۔ نیا جہری سال جو افق پر امید کے نئے موتی لے کر طلوع ہوا ہے۔ اس موقع پر ایک دانشمند اور عاقل کو یوں نگاہ دوڑانی چاہیے کہ اسے امت کے افق پر اس کا مستقبل روشن اور واضح نظر آئے، ماضی کی غلطیوں کا ازالہ ہو اور آنے والے سالوں کے لیے اس کی بیداری، اخلاص اور حکمت مزید بڑھ جائے۔

اے امت ایمان! ٹھوس تاریخی بنیادیں اور مضبوط تہذیبی نظام گواہ ہیں کہ صحیح عقیدے کے علاوہ بکھرے ہار کو یکجا کرنے والا، منتشر موتیوں کو جمع کرنے

والا اور اختلاف رائے میں توافق پیدا کرنے والا کوئی دوسرا عامل نہیں۔

تو کیا رسوا کن منزل اور تباہ کن انتشار کے بعد اور تاریک سرنگوں اور ہلاکت خیز گمراہی کے غاروں میں بھٹکنے کے بعد بھی امت اسلامیہ اس بات کو نہیں سمجھے گی کہ امان کی سر زمین تک پہنچانے والی شاہراہ نجات سلف صالحین کے منہج پر کاربند ہونے میں پنہاں ہے، وہی منہج جو فضیلت والے تین ادوار کا منہج تھا۔ جیسا کہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے حدیث

”سرکشی اور فساد پھیلانے والوں سے کہہ دو کہ تمہاری ہمارے مقابلے میں کوئی حیثیت نہیں۔ دہشت گردی کو فروغ دینے والے تم ہی ہو اور تم“ ان میں بھی سب سے بدتر ہو۔“

اے اہل اسلام! فتنوں اور اضطراب سے لبریز اس دور میں جبکہ ہر طرف ایسی جماعتوں، فرقوں، گروہوں، جتھوں اور نسبتوں کی بھرمار ہے جنہوں نے اسلام کے مفاہیم بگاڑے اور اس کی روشن صورت کو مسخ کیا اور ہر کوئی حق اور حقیقت پر گامزن ہونے کا مدعی ہے، ان حالات میں آدمی کو ایک شاہراہ

اے اہل اسلام! سالوں کی گردش اور اختتام اور نئے سالوں کا خوشیاں لے کر طلوع ہونا عقلمندوں کو بہت ساری باتوں پر غور و فکر، تدبر اور سوچ کی جانب بلاتا ہے۔

ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

”سب سے بہتر لوگ میرے زمانے کے ہیں، پھر وہ جوان کے بعد آئیں گے اور پھر وہ جوان کے بعد آئیں گے۔“

یہ انتہائی المناک بات ہے کہ ہم ملت اسلامیہ کے بہت سارے لوگوں کو بعد والے اس دور میں دیکھ رہے ہیں کہ وہ سلف صالحین کے منہج کے متعلق کوتاہی کا شکار ہوئے، گمراہ اور کجرو لوگوں سے گمراہیاں حاصل کرنے لگے، اپنے پاکیزہ اسلاف اور ان کے روشن اور تابندہ منہج کی مخالفت پر اتر آئے اور تحقیق کے نام پر مغرب پرستی کرنے لگے اور دین کے بنیادی اصول و ضوابط پر دست درازی کے مرتکب ہوئے۔

جبکہ دوسری جانب وہ لوگ ہیں جن کی سرشت میں غلو، تکفیر، سختی، تشدد، قتل و غارت اور تخریب جیسی برائیاں داخل ہو گئیں جو غالی خارجیوں کی خصالتیں ہیں اور ایک مومن اور توحید پرست کا ان سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔

والے کو اس بلند اور پاکیزہ منہج میں ایسی بہت ساری خوبیاں دکھائی دیتی ہیں جو اس منہج کے علاوہ کسی دوسرے منہج میں موجود نہیں۔ چنانچہ اس منہج کی سب سے پہلی خوبی توحید ہے، اللہ کی ایسی توحید خالص جو ساجھیوں، شریکوں، اور نظیروں کے تصور سے یکسر پاک ہے۔

جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَمَا أَرْوِدُ إِلَّا لِيُعْبَدَ اللَّهُ مَخْلُصِينَ لَهُ الدِّينَ﴾
﴿حَقَّاءُ﴾ (البینۃ)

”اور ان کو اس کے سوا کوئی حکم نہیں دیا گیا تھا کہ اللہ کی بندگی کریں اپنے دین کو اس کے لیے خالص کر کے، بالکل یکسو ہو کر۔“

اور فرمایا:

﴿لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ﴾ وَ هُوَ السَّمِيعُ
الْبَصِيرُ ﴿الشوری﴾

”کائنات کی کوئی چیز اس کے مشابہ نہیں، وہ سب کچھ سننے اور دیکھنے والا ہے۔“

اے برادران اسلام! اے صحیح اعتقاد اور روشن اور واضح راہ اپنانے والے لوگو! باہمی محبت اور جماعت میں پنہاں ہیبت کا اندازہ اللہ کے اس فرمان سے کر لو کہ:

﴿وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَا تَنَازَعُوا فَعَلَّوْا﴾
 تَذَهَبَ رِيحُكُمْ وَاصْبِرُوا إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ ﴿١٥٩﴾ (الأنفال)

”اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور آپس میں جھگڑو نہیں ورنہ تمہارے اندر کمزوری پیدا ہو جائے گی اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی“ صبر سے کام لو، یقیناً اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔“

بہترین امور وہ ہیں جو ہدایت کی راہ پر دستور برقرار ہوں جبکہ بدترین امور وہ ہیں جو خود ساختہ اور گھڑے ہوئے ہوں۔

اے برادران ہم عقیدہ! سلف صالحین کے منہج کو سمجھنے اور اس پر چلنے کی دعوت دینا قدامت پرستی اور رجعت پسندی نہیں بلکہ عمدہ ترین راہ اور اعلیٰ ترین منہج پر چلنے کی دعوت ہے جس کے بنیادی خصائص حق پر کاربند رہنا اور مخلوق کے ساتھ ہمدردی رکھنا ہیں اور یہی راہ محفوظ ترین، پختہ ترین اور بصیرت و دانائی سے بھرپور ہے۔

چنانچہ حقیقی سلفیت کسی گروہ بندی، عصبيت، جتھے بازی یا انتشار پسندی کا نام نہیں بلکہ بالطبع تجدید پذیر منہج ہے اور ایک ایسا عقیدہ ہے جس کی اساس ہر وہ چیز ہے جو اسلام کے احکام اور مقاصد سے ہم آہنگ ہو۔ یہ کسی شخصیت، جماعت یا علاقے میں محدود نہیں اور تفریق، تقسیم، امتیاز، تشدد جیسی بیماریوں سے یکسر پاک ہے۔ یہ حضور ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ کی سیرت پر چلنے، بدعات اور خرافات سے دور رہنے اور گمراہوں اور خواہش پرستوں کے خلاف چلنے کی دعوت ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَالشَّيْقُونَ الْأَكْثُونَ مِنَ الْمُهْجَرِينَ وَالْأَنْصَارِ وَالَّذِينَ اتَّبَعُوهُمْ بِإِحْسَانٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُمْ﴾ (التوبة)

”وہ مہاجر و انصار جنہوں نے سب سے پہلے دعوت ایمان پر لبیک کہنے میں سبقت کی، نیز وہ جو بعد میں راستبازی کے ساتھ پیچھے آئے، اللہ ان

رہتے اور سمع و طاعت کے تقاضوں کو نبھاتے۔ جیسا کہ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا﴾
 ”سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوط تھام لو اور تفرقہ میں نہ پڑو۔“

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس آیت میں اللہ کی رسی سے مراد ”جماعت“ ہے۔

اسی طرح حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ کے پیغمبر ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”میری امت گمراہی پر ہرگز جمع نہیں ہوگی اس لیے تم جماعت کو لازم پکڑو کیونکہ اللہ کا ہاتھ جماعت پر ہوتا ہے۔“ (ترمذی)

اسی طرح حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ایک

”جماعت میں جو چیز تمہیں نا پسند ہے، وہ اس چیز سے بہتر ہے جو فرقہ بندی میں تمہیں پسند ہے۔“

بارخطبہ دیتے ہوئے یہ الفاظ ارشاد فرمائے:

”جماعت میں جو چیز تمہیں نا پسند ہے، وہ اس چیز سے بہتر ہے جو فرقہ بندی میں تمہیں پسند ہے۔“

امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”ہم جماعت کو حق اور صواب اور فرقہ بندی کو گمراہی اور عذاب سمجھتے ہیں۔“

جبکہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”جماعت کے ساتھ پختہ وابستگی اور باہمی ہم آہنگی قائم رکھنا دین کے اصول میں سے ہے۔“

چنانچہ سلف صالحین اور ان کی روش اور نقش قدم پر چلنے والے تمام لوگ صرف جماعت اور حق پر ہم آہنگی اپناتے اور اپنے فرمانرواؤں کی بات سنتے اور فرمانبرداری کرتے۔ ان کا یہ طرز عمل شریعت کے اس مقصد کی بجا آوری کے لیے تھا کہ فوائد کا نہ صرف حصول کیا جائے بلکہ ان کی تکمیل کی جائے جبکہ بگاڑ پیدا کرنے والے امور سے نہ صرف بچا جائے بلکہ انہیں کم سے کم کیا جائے۔ ساتھ ہی ساتھ معصوم خونوں کی حرمت و تعظیم کا خیال رکھتے ہوئے انہیں پامال کرنے سے بچا جائے۔

توحید کو جو بلند مقام حاصل ہے اس کے پیش نظر اس پر کاربند رہنا، اس کی شرائط اور تقاضوں کو نبھانا بالخصوص عملی، تطبیقی اور تجرباتی میدانوں میں، حیات انسانی کا سب سے بڑا مقصد ہے۔ کیونکہ شریعت تاباں کا سب سے بڑا مقصد یہ ہے کہ وجوداً اور عدماً دین کی حفاظت کی جائے اور اپنے عقیدے کو ہر طرح کے شرک، بدعت، خود ساختہ امور اور کجیوں سے پاک رکھا جائے۔

اے برادران توحید! منہج سلف کی ایک تابندہ خوبی یہ ہے کہ وہ ہر چھوٹے اور بڑے معاملے کو علم و بصیرت کیساتھ قرآن اور سنت پر پیش کرتے ہیں۔ اللہ کے اس فرمان کی تعمیل میں کہ

﴿وَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَاللَّهُ هُوَ السَّوْدُ الَّذِي تَوَكَّلُونَ﴾ (البقرة)

”پھر اگر تمہارے درمیان کسی معاملہ میں نزاع ہو جائے تو اسے اللہ اور رسول کی طرف پھیر دو اگر تم واقعی اللہ اور روز آخر پر ایمان رکھتے ہو، یہی ایک صحیح طریق کار ہے اور انجام کے اعتبار سے بھی بہتر ہے۔“

چنانچہ وہ نصوص کے ظواہر اور مقاصد اور معقول و منقول میں ایک ہم آہنگی قائم رکھتے ہوئے محکم کو تشابہ اور جمل کو سنن کی جانب لوٹاتے ہیں۔ یہ سلف صالحین کے منہج اور زندگی کی ایک نمایاں خوبی ہے چنانچہ ہر وہ بات جو قرآن و سنت کے موافق ہو، اس کا وہ اثبات کرتے ہیں جبکہ ہر ایسی بات جو کتاب اللہ اور سنت کے خلاف ہو، اسے باطل قرار دیتے ہیں۔ وہ نہ تو نص صحیح سے گریز کرتے ہیں اور نہ رائے اور عقل سے ٹکرا کر اسے رد کرتے ہیں اور نہ ہی وحی کی نصوص پر عقلوں کو حاکمانہ حیثیت دیتے ہیں۔

وہ زبان حال سے کہتے ہیں کہ اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھامو، ہدایت کی پیروی کرو اور بدعتی نہ بنو تا کہ فلاح پا جاؤ اور اللہ کی کتاب اور رسول اللہ ﷺ کی سنتوں پر کاربند ہو جاؤ تا کہ نجات اور کامیابی پا جاؤ۔

ہمارے سلف صالحین کے منہج کی تابندہ خوبیوں میں سے ایک بلکہ ان کی خاص خصوصیت اور ان کے روشن منہج کی نمایاں ترین خوبی یہ ہے کہ وہ جماعت کے ساتھ

سے راضی ہوا اور وہ اللہ سے راضی ہوئے۔“

چنانچہ اس آیت کریمہ میں واضح طور پر رہنمائی دی گئی ہے کہ برگزیدہ مہاجرین و انصار صحابہ کے نقش قدم پر چلو کیونکہ وہ پوری امت میں سب سے افضل، سب سے عادل اور اللہ کے دین کو سب سے زیادہ جاننے والے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ایک بار فرمایا تھا: ”تم میں سے جو شخص راہ اپنانا چاہے تو اسے ان لوگوں کی راہ اپنانی چاہیے جو گزر گئے کیونکہ زندہ شخص فتنے سے بامنون نہیں۔ میری مراد اصحاب محمد ﷺ سے ہے جو علم اور پاکیزگی قلوب کے معاملے میں پوری امت سے آگے تھے اور تکلف سے کوسوں دور تھے، وہ ایک ایسی جماعت تھے جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کی صحبت اور اپنے دین کی اقامت کے لیے چن لیا تھا، اس لیے ان کا مرتبہ پہچانو، وہ لوگ بلاشبہ راہ حق پر گامزن تھے۔“

اسی طرح امیر المومنین عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”اللہ کے پیغمبر ﷺ نے اور آپ ﷺ کے بعد آنے والے خلفاء نے کچھ ضابطے جاری فرمائے ہیں جن کو تھامنا کتاب اللہ کی اتباع، اللہ کی فرمانبرداری کی تکمیل اور دین کی مضبوطی کے مترادف ہے۔ کسی کو ان میں رد و بدل کرنے یا ان کے خلاف کسی اصول پر غور و خوض کرنے کا کوئی اختیار نہیں ہے، جو انہیں اپنائے، وہی راہ یاب ہے اور جو ان کے توسط سے مدد مانگے وہی منصور ہے اور وہ شخص جو ان سے گریز کرتا ہے، اہل ایمان کی راہ سے ہٹتا ہے، اللہ بھی اسے اس کی مرضی کے مطابق پھیر دیتا ہے اور پھر اسے جہنم میں داخل کرے گا جو کہ انتہائی برا ٹھکانا ہے۔“

اے امت اسلام! اس کھڑے ہوئے مفہوم کے مطابق سلفیت ایک ایسے عقیدے، ایسی اقدار اور ایسے منہج حیات کا نام ہے جس کے بغیر زمان و مکان کا سدھار ممکن نہیں۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”اہل سنت والجماعت کی یہ روش ہے کہ وہ ظاہری

اور باطنی طور پر آثار پیغمبر ﷺ کی اتباع کرتے ہیں اور مہاجرین و انصار میں سے سبقت و اولیت کا شرف پانے والوں کی راہ پر چلتے ہیں اور حضور ﷺ کی اس وصیت پر عمل کرتے ہیں جس میں آپ ﷺ نے فرمایا تھا:

”میری اور میرے بعد آنے والے ہدایت یافتہ خلفاء راشدین کی سنت پر کاربند ہو جاؤ، اس کے ساتھ چٹ جاؤ اور اسے پوری قوت سے تھام لو اور خود ساختہ امور سے بچو کیونکہ ہر بدعت گمراہی ہے۔“

لیکن عصر رواں کے وسائل و آلات کے استعمال میں جدت اختیار کرنا اور جدید ایجادات و ذرائع سے یوں استفادہ کرنا کہ جدید حالات اور ناقابل تغیر اصولوں میں ایک ہم آہنگی قائم رہے، سلفیت کے منافی نہیں ہے۔

اے امت اسلام! عین دوپہر کے وقت جگمگانے والے سورج کی طرح کرنیں نکھیرنے والی اس دعوت کو کسی انسانی لغزش یا کوتاہی سے کوئی نقصان نہیں پہنچتا کیونکہ ہر کسی کی بات کو لیا بھی جاسکتا ہے اور چھوڑا بھی جاسکتا ہے سوائے اللہ کے پیغمبر ﷺ کی بات کے جو پیغمبر رحمت ہیں۔ اسی طرح اس دعوت کی جانب اپنی نسبت کرنے والے کچھ تشدد دین اور متسلطین کے افعال بھی اس کے لیے نقصان دہ نہیں، کیونکہ اللہ کا دین غلو اور گریز کی دونوں انتہاؤں کے درمیان ہے۔ یہ بات کسی طور روا نہیں کہ غالی لوگوں کے طرز عمل کو بنیاد بنا کر سلفیت اور سلفی علماء پر زبان درازی کی جائے۔ اس دعوت کے اکابر لوگوں کی گراں قدر تصنیفات میں کیڑے نکالے جائیں یا نازیبا خواہشوں اور بر خود غلط افکار کی بنیاد پر ان کی عبارتوں کو صحیح اور واضح سیاق و سباق سے کاٹ کر پیش کیا جائے۔

شرعی اصطلاحوں کو سمجھنے اور منطبق کرنے میں کچھ افراد سے ہونے والی غلطی اور کوتاہی کو مناج، ضوابط اور اصولوں کی غلطی نہیں کہا جاسکتا۔ اس کے ساتھ ساتھ حق کے متلاشی کو بھی چاہیے کہ افواہوں اور فتنہ انگیز نعروں پر کان نہ دھرے۔

اس لیے اے اہل اسلام! نئے ہجری سال کی دہلیز پر ہماری یہ پر جوش پکار ہے کہ اللہ کے لیے خالص ہو جائیں، اس کے دین کے لیے اور اس کی شریعت کے

ساتھ کھڑے ہوں، اس کے پیغمبر اور صحابہ کرام کی سنت کو اور سلف صالحین کے فہم کو مضبوطی سے تھام لیں اور اس صحیح منہج پر باہمی محبت اور ہمہ گیر الفت کے ساتھ سب جمع ہو جائیں کیونکہ اس امت کے آخری حصے کا سدھار بھی اسی شے میں پنہاں ہے جس سے اس امت کا پہلا حصہ سدھرا تھا۔ اس لیے

”راہ حق کے سوا میری کوئی راہ نہیں اور مذہب حق کے سوا میرا کوئی مذہب نہیں۔“

اس سے بھی تبلیغ اور بالاتر اللہ کا یہ فرمان ہے

”نیز اس کی ہدایت یہ ہے کہ یہی میرا سیدھا راستہ ہے لہذا تم اسی پر چلو اور دوسرے راستوں پر نہ چلو کہ وہ اس کے راستے سے ہٹا کر تمہیں پرانے گندہ کر دیں گے یہ ہے وہ ہدایت جو تمہارے رب نے تمہیں کی ہے، شاید کہ تم کج روی سے بچو۔“

دوسرا خطبہ:

حمد و ثناء کے بعد:

اے بندگان الہی! اللہ سے ڈرو اور یاد رکھو کہ زندگیاں یوں تیزی سے ختم ہونے والی ہیں کہ ان کا ایک لمحہ بھی باقی نہ رہے گا۔ اس لیے تقویٰ کا سرمایہ اکٹھا کر لو، تمہارے حالات سنو رہائیں گے اور قبولیت کی بلندیاں پا جائیں گے۔

اے برادران اسلام! اس صحیح سلفی منہج پر اللہ کا ایک کرم یہ بھی ہے کہ اللہ نے اس کے مقدر میں بھاء اور پھیلاؤ کی کامیابیاں لکھ دی ہیں جبکہ اس کے برعکس بہت ساری تحریکیں اور جماعتیں مٹ چکی ہیں یا ختم ہو رہی ہیں۔

ہمارا حرمین پاک کا یہ مبارک خطہ تاریخ اسلامی کے دور میں سلفی عقیدے اور تجدیدی اصلاحی دعوؤں کے زیر اثر پروان چڑھا ہے۔

انہی مبارک اور پاکیزہ دعوؤں میں سے ایک وہ دعوت ہے جو امام مجدد شیخ محمد بن عبدالوہاب رضی اللہ عنہ نے برپا کی تھی۔ (اللہ ان پر اپنی رحمتیں کرے اور ان کی مرقد کو ٹھنڈا کرے۔)

وہ دنیا میں ہدایت کا پرچم لے کر کھڑے ہوئے

(المہمان: ج ۱، ص ۳۳۶)

② سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ سیدنا رکانہ بن عبد یزدیؓ نے اپنی بیوی کو ایک ہی مجلس میں تین طلاقیں دیدیں لیکن اس کے بعد بہت افسردہ ہوئے رسول اللہ ﷺ نے ان سے پوچھا کہ تم نے اسے طلاق کس طرح دی تھی؟ عرض کیا تین مرتبہ۔ آپ ﷺ نے دوبارہ پوچھا: ”ایک ہی مجلس میں تین طلاقیں دی تھیں؟“ عرض کیا ہاں! آپ ﷺ نے فرمایا: ”پھر یہ ایک ہی طلاق ہوئی ہے اگر تم چاہو تو رجوع کر سکتے ہو۔“ راوی حدیث سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کے بیان کے مطابق انہوں نے رجوع کر کے اپنا گھر آباد کر لیا تھا۔ (مسند امام احمد: ج ۴، ص ۱۲۳۔ تحقیق احمد شاکر)

اس حدیث کے متعلق حافظ ابن حجر رحمہ اللہ لکھتے ہیں: [هذا الحديث نص في المسألة، لا يقبل التأويل] (فتح الباری: ج ۹، ص ۳۶۲)..... ”یہ حدیث مسئلہ طلاق ثلاثہ کے متعلق ایک فیصلہ کن نص قطعی کی حیثیت رکھتی ہے جس کی اور کوئی تاویل نہیں کی جاسکتی۔“

پاکستانی علماء احناف نے بھی دلائل کے پیش نظر ان احادیث کے مطابق فتویٰ دیا ہے چنانچہ مولانا پیر کرم شاہ مولانا عبدالحلیم قاسمی مولانا حسین علی واں بھڑاں مولانا احمد الرحمن اسلام آباد اور پروفیسر محمد اکرم ورک برسر فہرست ہیں ان کے فتاویٰ کی تفصیل ”ایک مجلس میں تین طلاق“ نامی کتاب میں دیکھی جاسکتی ہے۔ بہر حال ان حقائق کی روشنی میں ایک باغیرت مسلمان کے لیے گنجائش ہے کہ اگر اس نے ایک ہی مجلس میں تین طلاق دی ہیں تو وہ دوران عدت بلا تجدید نکاح رجوع کر سکتا ہے اور اگر عدت گذر چکی ہے تو بھی تجدید نکاح سے اپنا گھر آباد کیا جاسکتا ہے۔ قرآن وحدیث کا یہی فیصلہ ہے اس کے علاوہ ہمارے ہاں رائج الوقت عائلی قوانین اور دیگر اسلامی ممالک میں بھی یہی فتویٰ دیا جاتا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب!



احکام و مسائل

بقیہ

① معمولی مار پیٹ: انہیں ہلکی پھلکی مار پیٹ کی جائے اس کے چہرے پر نہ مارا جائے اس سے سزا نہیں بلکہ عار دلانا مقصود ہوتا ہے۔
② رشتے داروں کے ذریعے عائشہ کا اہتمام کیا جائے تا کہ ماہ النزع کو افہام وتفہیم سے حل کیا جائے۔
سب سے آخر میں طلاق کا مرحلہ آتا ہے وہ بھی ایک طلاق دے کر اسے آزاد چھوڑ دیا جائے۔ بیک وقت تین طلاقیں دینے کا طریقہ رسول اللہ ﷺ کو انتہائی ناپسند تھا آپ نے اس انداز سے طلاق دینے کو اللہ کی کتاب کے ساتھ کھیل اور مذاق قرار دیا ہے۔ (نسائی الطلاق: ۳۴۰)

البتہ کتاب وسنت کی رو سے ایک مجلس میں دی ہوئی بیک وقت تین طلاقیں دینے سے ایک ہی رجعی طلاق واقع ہوتی ہے بشرطیکہ طلاق دینے کا پہلا یا دوسرا موقع ہو۔ دلائل حسب ذیل ہیں:

① سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد نبوت سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے ابتدائی دو سالہ دور حکومت میں تین طلاقیں ایک طلاق کا حکم رکھتی تھیں لیکن کثرت طلاق کی وجہ سے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ لوگوں نے اس معاملہ میں جلدی کی جس میں ان کے لیے نرمی اور آسانی تھی اگر میں اسے نافذ کر دوں تو بہتر ہے۔ اس کے بعد انہوں نے اسے نافذ کر دیا۔ (صحیح مسلم الطلاق: ۱۴۷۲)

تاہم سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا یہ اقدام شرعی نہیں بلکہ تعزیری تھا کیونکہ آپ رضی اللہ عنہ عمر کے آخری حصہ میں اپنے اس فیصلہ پر اظہار افسوس فرمایا کرتے تھے جیسا کہ حافظ ابن القیم نے محدث ابوبکر الاسماعیلی کی تصنیف مسند عمر کے حوالہ سے لکھا ہے۔ (اعانۃ

اور توحید و ایمان کی جانب بلانے لگے، انہوں نے ایک چراغ فروزاں کیا جو مسلسل جھلگا رہا ہے اور اس چراغ کے ذریعے ہر آن اللہ کی راہ دکھاتے رہے۔

امام محمد بن عبدالوہاب رحمہ اللہ کی تحریک دین و ملت کی مٹی ہوئی خوبیوں کے لیے ایک تجدیدی اور مسلمانوں کے بگڑے ہوئے عقیدوں کے لیے ایک اصلاحی تحریک تھی۔ اس تحریک نے بدعات و خرافات، غلط افکار اور گمراہیوں کا مقابلہ کیا، یہ کسی نئے دین یا پانچویں مذہب کی دعوت نہیں تھی بلکہ سید الانبیاء ﷺ، صحابہ کرام اور تابعین کے نقش قدم پر چلتے ہوئے قرآن اور سنت پر عمل پیرا رہی اور یہ تحریک خارجیوں کی خطرناک روش اور تکفیر کی برائیوں سے مکمل طور پر بری ہے۔

لیکن اس کے باوجود اس اصلاحی تحریک کو بہت ساری افتراء پرواز یوں، بہتان تراشیوں، افواہوں اور الزامات کا سامنا کرنا پڑا اور آج بھی جبکہ حق اور حقیقت کی پہچان ممکن ہے اور صحیح معلومات کا حصول کچھ دشوار نہیں، اس تحریک کو اور اس کے ماننے والوں کو دہائیت اور دہائیوں کا طعنہ دیا جاتا ہے۔ لیکن اس طعنے سے اہل حق کا حق پر یقین اور اس کے ساتھ وابستگی مزید بڑھ جاتی ہے۔
حریم پاک کا خطہ توازن اور اعتدال کی خوبیاں رکھنے والے سلفی منہج پر گامزن ہے جس کی بنیاد کتاب اور سنت کے نور پر ہے اور جو اس امت کے سلف صالحین کا منہج تھا۔ یہ مبارک خطہ کسی کی شکل و صورت، حسب نسب اور اصلیت دیکھے بغیر حق بات کو قبول کرتا ہے اور تمام مسلمانوں کے ساتھ اسلامی بھائی چارے اور محبت والفت کو پروان چڑھانے کے لیے اتحاد و اتفاق اور باہمی تعاون کے لیے ہاتھ بڑھاتا ہے۔

اس خطے کی بنیادیں دو اماموں نے رکھی ہیں چنانچہ اس کا نور علم گمراہی ختم کرنے والا اور اس کی تلوار فتنے مٹانے والی ہے۔ اللہ حریم پاک کے اس خطے کی حفاظت فرمائے جو امن و ایمان اور سلامتی کا ایک باغیچہ ہے اور باہمی محبت اور امان کا لہلہاتا چمن ہے۔ اللہ کرے کہ باہمی محبت و ہمدردی، الفت اور تعاون اس خطے کی اور مسلمانوں کے تمام خطوں کی ہمیشہ پہچان رہے۔ یقیناً میرا پروردگار بڑا فیاض اور کریم ہے۔



﴿وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَكْتُمَ اللَّهُ إِلَهُ وَحْيًا أَوْ مِنْ
ذَوَاتِ حِجَابٍ أَوْ يُرْسِلَ رَسُولًا فَيُوحِيَ بِلَاذِيهِ مَا
يَشَاءُ﴾

”انسانوں کے ساتھ گفتگو میں ہمارے (اللہ تعالیٰ
کے) تین طریقے ہیں: ① دل میں الہام فرمانا
② پس پردہ آواز سے یا ③ فرشتہ بصورت
پیغامبر آجائے اور پیغام دے جائے۔“

پہلے انبیاء علیہم السلام کے متعلق ممکن ہے کہ ان تینوں
طریقوں کے مجموعے سے انہیں مخاطب نہ کیا گیا بلکہ کسی ایک
طریق سے ان پر وحی نازل ہوئی ہو۔ لیکن آنحضرت ﷺ
کے متعلق فرمایا:

﴿وَكَذَلِكَ أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ رُوحًا مِنْ أَمْرِنَا﴾

”ہم نے تم پر اپنا امر اسی طرح وحی کیا۔“

رسول کے علاوہ باقی دونوں طریق سے قرآن نازل
نہیں فرمایا یہ حدیث شریف کی وحی کے طریقے ہیں۔

﴿تَنَزَّلُ بِوَالْوُحِّ الْأَمِينِ﴾ عَلَى قَلْبِكَ لِتَكُونَ
مِنَ الْمُنذِرِينَ ۝

”قرآن پاک بواسطہ جبریل تمہارے دل تک
پہنچایا گیا تاکہ تم ڈراؤ۔“

اس لیے ضرورت محسوس ہوئی کہ خود قرآن مجید
سے تجسس کیا جائے کہ ارشاد نبوی ﷺ کی اہمیت خود
قرآن کی نظر میں کیا ہے؟ مستقبل کی مشکلات رِوَاۃ کے
حفظ و عدالت شذوذ اور علل کے نقائص صاحب قرآن کی
نظر سے پوشیدہ نہ تھے۔ خدا تعالیٰ کو خوب معلوم تھا کہ
سلسلہ روایت میں شکوک و شبہات اور غنوں کا پیدا ہونا
ضروری ہے۔ اس کے باوجود اگر قرآن عزیز احادیث
یعنی رسول اللہ ﷺ کے ارشادات کی اہمیت کو قبول
فرمائے تو مکرین کو اعتراض کا حق نہیں ہونا چاہیے۔ بلکہ
اس کا مطلب یہی ہوگا کہ قرآن علم کے اس شعبہ کو علانیہ
قبول فرماتا ہے۔ غنوں و شبہات کے باوجود اس کی
ضرورت کا انکار نہیں کیا جاسکتا۔ یہ تعلیم قرآن کا ایک جزو
ہے اور یہ نقائص جن سے ہمارے شبہات میں اضافہ ہو رہا
ہے جسے ہم شک ظن اور وہم سے تعبیر کرتے ہیں قرآن
کی نظر میں کوئی عیب نہیں اور اس کی بنا پر احادیث کو رد
نہیں کیا جاسکتا۔ اگر حدیث کی حیثیت تاریخ یا حوادث
روزگاری ہوتی اور اسے کوئی غیر معمولی اہمیت حاصل نہ



جناب مولانا اسماعیل سلفی رحمہ اللہ

مقام حدیث..... قرآن کی روشنی میں

شیخ الحدیث حضرت مولانا اسماعیل سلفی رحمہ اللہ کی علییت و تحریری مساعی سے میں بہت متاثر ہوں ان کی تحریر کردہ کتب مضامین اور فتاویٰ میں اچھا خاصہ مواد ہوتا ہے۔ بہت بڑی خوبی یہ ہے کہ جب وہ کسی مسئلہ پر گفتگو کرتے ہیں تو اس کی پوری خبر رکھتے ہیں اور جب مخالفین پر تنقید بھی کرتے ہیں تو بڑے شائستہ انداز میں کرتے ہیں جس سے مد مقابل کا علمی مقام بھی مجروح نہیں ہوتا اور اس کو اس میں بھی ہوجائے کہ مجھ سے سب ہو گیا ہے یا میری قلم ٹھوکر کھا گئی ہے آئندہ مجھے احتیاط کرنا ہوگی۔

• عملی دنیا میں تو وہ مخدوم العلماء کا لقب پا چکے ہیں مگر میری نظر میں وہ اہل حدیث کے بادشاہ بھی تھے۔ مولانا موصوف ۱۹۲۱ء میں گوجرانوالہ تشریف لائے تھے۔ جب آپ کا اس شہر میں ورود ہوا تو اہل حدیث کی صرف ایک چھوٹی سی مسجد تھی۔ حضرت نے اپنے علمی قد کاٹھ سیاسی بصیرت اور سماجی معاملہ فہمی سے اپنی وفات (۱۹۶۸ء) تک ساٹھ ایسی مساجد کی تعمیر کرائی کہ جن میں باقاعدگی سے جمعہ و جماعت کا پورا اہتمام ہوتا تھا۔ پھر محترم مولانا سید داود غزنوی رحمہ اللہ کے ساتھ مل کر پورے ملک کے اہل حدیث کو یک جان کر کے اور ایک جماعت تشکیل دے کر ہمیں دے گئے۔

میں ان کو اگر اہل حدیث جماعت کا بادشاہ نہ کہوں تو کیا کہوں۔۔۔؟

خدا رحمت کند ایں عاشقاں پاک طینت را

بنا کردند خوش رسے کہ خاک و خون غلطیدن

آدم بر سر مطلب:

میرے پاس حضرت موصوف کی چھوٹی موٹی تقریباً ساری کتب موجود ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ افادہ عام کے لیے رسائل و جرائد کے ذریعے ان کا پیش کردہ مواد قارئین تک پہنچا دوں تاکہ وہ بھی مستفید ہوں۔ میری اپنی یہ حالت ہے کہ میں ان کی تحریر پڑھ کر جھوم جاتا ہوں۔ اولاً حضرت صاحب کا رسالہ ”مقام حدیث“ پیش کرنا چاہوں گا ملاحظہ فرمائیں۔

حافظ محمد الیاس اثری۔ مرکز العلوم الاثریہ۔ گوجرانوالہ

ہوا۔ ان احادیث کی مخالفت کی وجہ سے ان کی امتوں پر
عذاب نازل کیا گیا اور ربی دنیا تک بدنام ہوئے۔ ان
انبیاء علیہم السلام کے متعلق کسی خاص کتاب کا ذکر نہیں فرمایا گیا اور
نہ ہی احادیث میں ایسا تذکرہ آیا ہے۔

آنحضرت ﷺ کی طرف دونوں قسم کی وحی نازل
فرمائی گئی:

﴿إِنَّا أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ كَمَا أَوْحَيْنَا إِلَى نُوحٍ وَ

الطَّيِّبِينَ مِنْ بَعْدِهِ﴾

”ہم نے تم پر اسی طرح وحی نازل کی جس طرح

نوح علیہ السلام کے بعد آنے والے انبیاء علیہم السلام پر نازل

ہوئی۔“

یعنی قرآن بھی نازل فرمایا گیا اور حدیث و سنت بھی۔

وحی کے مختلف طریقے:

وحی کے طریقوں کا ذکر فرماتے ہوئے ارشاد ہوا:

حدیث اور سنت عموماً ہم معنی استعمال ہوتے ہیں
آنحضرت ﷺ کے قول، فعل، تقریر اور اجتہاد پر یہ
دونوں لفظ بولے گئے ہیں۔ آنحضرت ﷺ کے ارشادات
اسی قدر قابل احترام ہیں جس طرح آنحضرت ﷺ کی
ذات مقدس۔ قرآن کے ارشادات سے معلوم ہوتا ہے کہ
پیغمبر کا اپنے وقت میں یہی مقام ہے اور

﴿وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ رَسُولٍ إِلَّا لِيُطَاعَ بِإِذْنِ اللَّهِ﴾

”پیغمبر صرف اس لیے بھیجا جاتا ہے کہ اس کی

اطاعت کی جائے۔“

بعض انبیاء پر خاص آسمانی کتابیں نازل کی گئیں
توراة، انجیل، زبور، صحف مویٰ اور ابراہیم۔ بعض پر صرف
احادیث ہی نازل ہوئیں وہی ان کی شریعت تھی اور جناب
اسماعیل، اسحاق، یوسف اور ہود علیہم السلام وغیرہ کے احکام اسی قسم
کے تھے۔ ان پر بظاہر احادیث کے سوا کچھ بھی نازل نہیں

ہوتی تو قرآن مجید اسے اتنی اہمیت نہ دیتا اور اس کے متعلق اتنے گہرے اور مضبوط ارشادات نہ فرماتا اور نہ ہی اسے بار بار دہراتا۔

قرآن مجید میں احادیث کا تذکرہ:

قرآن عزیز میں احادیث کا تذکرہ دو طرح پر ملتا ہے۔ ① رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کو خدا تعالیٰ کی اطاعت سے الگ بالاستقلال ذکر فرماتا۔ ② آیات میں کیسے مقاصد کا ذکر جن کی تکمیل حدیث کے سوانہ ہو سکے۔ اس کے ذیل میں ان آیات کا ذکر آئے گا جن میں دونوں قسم کے تذکرے موجود ہیں۔

﴿وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا﴾
”رسول جو کچھ تمہیں دیں اسے لے لو اور جس سے روکیں رک جاؤ۔“

”آتا کہم“ کو یہاں ”نہا کہم“ کے مقابلے میں رکھا گیا ہے اور نبی کے مقابلے میں امر ہوتا ہے اس لیے ”آتا کہم کا معنی ”امر کہم“ ہوں گے۔ یعنی آنحضرت ﷺ کے امر پر سختی سے عمل کرو۔ امر کا مفاد (مقصد) وجوب ہے اور نبی کا تقاضا حرمت۔ یعنی آنحضرت ﷺ جس چیز کا حکم فرما دیں اس کی پابندی واجب ہوگی اور جس چیز سے روکیں اس کا کرنا حرام ہوگا۔ آیت کا عموم آنحضرت ﷺ کی اطاعت کے وجوب پر مشتمل ہے۔

فخذوہ میں اسی وجوب و تاکید کا ذکر فرمایا گیا ہے۔ آیت کو تقسیم غنائم پر محمول کیا جائے تو اصلی مسئلہ پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ اس میں بھی تقسیم آنحضرت ﷺ کے امر و نبی کی بنا پر ہوگی۔ اس میں تشریع کے اختیارات آنحضرت ﷺ کو تفویض فرمائے گئے۔ وجوب و تحریم دونوں میں آنحضرت ﷺ کے ارشادات کو قطعی اور حتمی بنایا گیا اور لوگوں پر فرض کیا گیا کہ آنحضرت ﷺ کے امر و نبی کے بعد صرف اسی کی تعمیل کریں کسی دوسری چیز کے انتظار کی ضرورت نہیں۔ ہمارے نزدیک حجت حدیث کا یہی مطلب ہے۔

﴿وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ إِلَّا لِيُطَاعَ بِإِذْنِ اللَّهِ﴾
”ہم نے رسول بھیجا ہی اس لیے ہے کہ لوگ اس کی اطاعت کریں۔“

اس آیت میں رسالت کی علت غائی اطاعت قرار دی گئی ہے۔ اگر کوئی شخص رسالت یا رسول کو تو تسلیم کرتا ہے لیکن اس کی اطاعت اور اس کے احکام کے سامنے انقیاد کو ضروری نہیں سمجھتا تو یقین کرنا چاہیے کہ وہ نبوت کی غایت اور اس کے مقصد سے ناواقف ہے۔ کسی چیز کی غایت اور مقصد سے انکار کا نتیجہ یہ ہوگا کہ اس کی افادی حیثیت سے انکار کر دیا گیا اور اسے بے سود سمجھا گیا۔ معلوم نہیں کہ اس کے بعد کفر و جحود کس کا نام رکھا جائے گا اور پیغمبر کو یہ مقام اللہ کے اذن سے ملا ہے اس مقام کا انکار خدا تعالیٰ کے ساتھ اعلان جنگ ہے۔ اعادنا اللہ من ذلك۔

﴿فَلَا وَبَرِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِيْٓ اَنفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا﴾
”خدا کی قسم! ان میں سے کوئی شخص مومن نہیں ہو سکتا جب تک وہ لوگ آپ کو حاکم نہ مان لیں پھر آپ کے فیصلوں کو دلی رضامندی سے بے چوں و چرا قبول کر لیں۔“

اس آیت میں چند امور قابل غور ہیں:
① باہمی نزاع اور اختلاف کا ذکر اصول موضوعہ اور مسلمات کی طرح فرمایا ہے اور یہ اختلاف طبائع کا لازمی نتیجہ ہے۔ یعنی اختلاف ضرور ہوگا۔
② پھر اس کے رفع کی صورت صرف آنحضرت ﷺ کا فیصلہ ہے اور آپ کا حکم۔
③ اس کے قبول میں دل کے ہوا جس اور خطرات کی بھی اجازت نہیں دی گئی۔

④ معلوم ہے کہ یہ نزاع اور فیصلہ دونوں قرآن عزیز کے علاوہ ہیں اور علیحدہ اگر اس سے مراد دنیا کے باہمی جھگڑے بھی لیے جائیں اور رسول کے فیصلے کی حیثیت امیر اور حاکم وقت کے حکم کی ہو تو بھی اصل حجت پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ بلکہ آیت کا عموم دونوں کو شامل ہے۔

رسول ﷺ کی حیثیت منقسم ہوگی۔ دنیوی حیثیت سے وہ حاکم اور امیر ہیں اور اپنے روحانی منصب کے لحاظ سے وہ پیغمبر ہیں۔ اگر دنیوی حیثیت سے ان کے فیصلے کے انکار سے ایمان کی نفی ہو سکتی ہے تو اس کے روحانی منصب

سے اختلاف یا اس کی حجت کا انکار تو بطریق اولیٰ ایمان کی موت کے ہم معنی ہوگا۔ اس لیے آیت حجت حدیث میں نص ہے فاین المفتر؟!

﴿وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا لِمُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَىٰ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ ۗ وَمَنْ يَعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ فَقَدْ ضَلَّ صُلٰلًا مُّبِيْنًا﴾
”اللہ اور اس کے رسول کے فیصلے کے بعد کسی مومن مرد اور عورت کو یہ حق نہیں کہ وہ اپنی صوابدید اور پسند کو اس امر میں مداخلت کا موقع دیں اور اگر کسی نے اس کی خلاف ورزی کی تو اس کی گمراہی بالکل ظاہر ہے۔“

① آنحضرت ﷺ کے فیصلے کی قبولیت شرط ایمان قرار پائی ہے۔
② فیصلہ کے بعد ذاتی پسند کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔
③ اور اگر کوئی اپنی پسند کے لیے اصرار کرے اور صوابدید کے مطابق فیصلہ کی سعی کرے تو اس کے لیے ضلال مبین کی وعید موجود ہے۔

④ اس قسم کے اختیار سے دستبرداری شرط ایمان قرار پائی ہے۔ آنحضرت ﷺ کے قول و فعل اور اجتہاد کی حجت اس آیت سے بالکل واضح ہے۔ اہل حدیث کا اس سے زیادہ کوئی جرم نہیں کہ وہ آنحضرت ﷺ کے مقام کو اس سے پست نہیں دیکھنا چاہتے۔

ہر صاحب امر کا حکم اپنے حلقہ اثر میں حجت تصور کیا جائے لیکن رسول ﷺ کو اس معقول اور واجبی حق سے محروم رکھا جائے۔

در حیرت تمام کہ ایں چه بوالہی است
﴿لَا تَجْعَلُوا دُعَاءَ الرَّسُولِ بَيْنَكُمْ كَدُعَاءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا ۚ قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ يَسْتَكْلُوْنَ مِنْكُمْ ۚ وَاِذَا فَلَاحَ الَّذِيْنَ يَخْلَفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖ اَنْ يُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ﴾
”رسول کی دعوت اور پکار کو تم اپنی باہمی پکار و دعوت کی طرح مت سمجھو! بلکہ رسول کی پکار واجب القبول ہے۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو خوب جانتا ہے جو دوسروں کی آڑ میں جیلوں بہانوں سے آنحضرت ﷺ کی اطاعت سے بچنا چاہتے ہیں

”رسول کی دعوت اور پکار کو تم اپنی باہمی پکار و دعوت کی طرح مت سمجھو! بلکہ رسول کی پکار واجب القبول ہے۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو خوب جانتا ہے جو دوسروں کی آڑ میں جیلوں بہانوں سے آنحضرت ﷺ کی اطاعت سے بچنا چاہتے ہیں

اگر آنحضرت ﷺ کو فیصلہ کا حق نہ ہوتا اور فیصلہ قبول کرنا ضروری نہ ہوتا تو آنحضرت ﷺ پر کتاب اتارنے کی ضرورت ہی نہ تھی۔

① یہ فیصلہ بھی وحی ناطق سے نہیں ہوگا بلکہ ارادۃ اللہ میں یہ وضاحت فرمائی گئی ہے کہ یہ فیصلہ سوچ و بچار اور اجتہاد سے ہوگا۔

② آنحضرت ﷺ سے عہد لیا گیا ہے کہ کسی غلط آدمی کی حمایت نہ کریں۔

③ آیت میں معاملہ دو لوگ کر دیا گیا ہے یا تو آنحضرت ﷺ پر نزول قرآن ہی کا انکار کر دیا جائے یا پھر آنحضرت ﷺ کے اجتہادات کو من جانب اللہ سمجھا جائے۔ آنحضرت ﷺ کے ارشادات محض تاریخی سرمایہ نہیں بلکہ واجب التعمیل اور حقیقت قاطعہ ہیں۔ ﴿فَمَنْ شَاءَ فَلْيُؤْمِنْ وَمَنْ شَاءَ فَلْيُكْفُرْ﴾

ایک دوسرے:

بعض مکررین سنت نے بڑی عنایت فرمائی وہ فرماتے ہیں کہ ہم احادیث کا انکار نہیں کرتے بلکہ یہ ایک تاریخ کا قیمتی سرمایہ ہے اور مقدس تاریخی دستاویز ہے۔ ﴿كَذَّبَتْ كَلِمَةً تَخُجُّ مِنْ أَفْوَاهِهِمْ﴾

مقام نبوت سمجھ لینے کے بعد اس کا مطلب انکار کے سوا کچھ نہیں بلکہ آنحضرت ﷺ کی انتہائی توبین ہے۔ اس قطعی ملمع سازی کا اس کے سوا کوئی مطلب نہیں کہ آنحضرت ﷺ کا مقام علامہ ابن خلدون ابن جریر ابن کثیر اور دیگر مؤرخین کے پس و پیش ہوگا ہر آدمی کو اس پر بحث و تنقید کا حق ہوگا نیز تاریخی مباحث کا تختہ مشق ہوگا۔ بحث و نظر کی موشگافیاں نبوت کے ماحول کو محیط ہوں گی۔ یہ مقام تمام علماء کا ہے بلکہ بحیثیت مؤرخ یورپ کے ملاحدہ نے بہترین تاریخی سرمایہ علم کی منڈیوں میں بکھیرا ہے جو اہل نظر کے لیے دھڑت فکر کا سامان مہیا کر رہا ہے۔ ہمارے یہ دوست (اگر شرم و حیا دنیا سے ناپود نہیں

ہو گئی ہے تو) غور کریں کہ یہ کونسا مقام ہے جو آپ آنحضرت ﷺ کو عنایت فرما رہے ہیں؟ ایک شخص اپنے باپ کے متعلق کہتا ہے کہ میں اس کا بیٹا تو نہیں لیکن ویسے وہ شریف آدمی ہے۔ یورپ کے اکثر بے دین

ایک ہی ہے انداز بیان بجد لطیف ہے۔ رسولہ میں رسالت کو اپنی قرار دے کر رسول کو بھی اپنا لیا ہے۔

فی الجملہ نسبتے بتو کافی بود مرا بلبل کہ کافی گل بود بس است ﴿قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ ۗ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝﴾ ”اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری اتباع کرو اللہ تم سے محبت کرے گا تمہاری غلطیاں معاف فرمائے گا۔ اللہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔“

اللہ تعالیٰ کی محبت ایک مسلمہ مطلب ہے موحدا اور مشرک دونوں یکساں اس کی طلب میں کوشاں ہیں فرمایا: اس کی راہ صرف میری اتباع ہے اور اس سے نہ صرف تمہاری محبت کا اظہار ہوگا بلکہ اللہ تعالیٰ تم سے محبت کریں گے۔ محب ہونے کی بجائے تمہیں محبوبیت کا مقام حاصل ہوگا اور گناہ معاف ہو جائیں گے۔ محبوب کی لغزشوں سے درگزر کرنا محبت کا طبعی نتیجہ ہے۔ آنحضرت ﷺ کی اتباع کا وجہ کسی حکیمانہ انداز سے فرمایا ہے۔ محبت الہی کے سرفروش اور سرگرداں متوالوں کو محبوبیت کا نسخہ بتا کر ان پر نوازش کی گئی ہے۔ عشق کے آرزو مندوں کو معشوق ہونے کی راہ بتادی گئی ہے۔

عزیزاں را ازیں منی خبر نیست کہ سلطان جہاں بابا است امروز یہ ساری نوازشیں آنحضرت ﷺ کی اتباع کے ساتھ وابستہ ہیں اور آنحضرت ﷺ کی عملی اطاعت اس عظیم الشان کامیابی کی ضامن ہے۔ کتنا تعجب ہے کہ آنحضرت ﷺ ارشادات کی حیثیت سے انکار کر کے محبت و محبوبیت کی دونوں راہوں پر پھرے بٹھا دیئے گئے ہیں ﴿وَمَنْ يُضِلِلِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِنْ هَادٍ ۝﴾ ﴿إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ إِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَا أَرَاكَ اللَّهُ ۚ وَلَا تَكُنْ لِلْخَائِنِينَ خَصِيمًا ۝﴾

”ہم نے تم پر کتاب یقیناً اس لیے اتاری ہے کہ تم لوگوں کا خدا تعالیٰ کی دی ہوئی بصیرت سے فیصلہ کرو اور اس میں خیانت پیشہ لوگوں کی حمایت مت کرو۔“

① کتاب حق اتارنے کی علت حکم نبوی کو قرار دیا ہے

اور جو لوگ آنحضرت ﷺ کے امر کی مخالفت کرتے ہیں انہیں ڈرنا چاہیے کہ کہیں کسی آزمائش یا دردناک عذاب میں مبتلا نہ ہو جائیں۔“

آیت کی تصریحات پر غور فرمائیے:

① آنحضرت ﷺ کی پکار کا حکم لوگوں کی معمولی اور متضاد گفتگو سے مختلف ہے۔ باہمی گفتگو میں ایک دوسرے کی مخالفت کی جاسکتی ہے۔ آنحضرت ﷺ کا معاملہ اس سے بالکل مختلف ہے۔

② حیلوں اور بہانوں سے دوسروں کی آڑ میں بھی آنحضرت ﷺ کے احکام کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا بلکہ یہ منافقین کا طریق ہے۔

③ جو لوگ آنحضرت ﷺ کے احکام کی مخالفت کرتے ہیں (انہیں حجت نہیں سمجھتے) وہ عذاب الیم کے مستحق ہیں۔

﴿يَخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ﴾ کا لفظ مخالفین حدیث کے لیے از بس غور طلب ہے۔

﴿وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَاطِيعُوا الرِّسُولَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ۝﴾

﴿فَأَقِمْ وَاتَّقِ اللَّهَ خَيْرٌ لِمَا تَعْمَلُونَ ۝﴾

”نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کرو تم پر رحم کیا جائے۔“

”نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور اللہ اور رسول اللہ کی اطاعت کرو اور اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال سے خوب واقف ہے۔“

ان دونوں آیات میں نماز اور زکوٰۃ کی طرح آنحضرت ﷺ کی اطاعت کو فرض قرار دیا گیا ہے۔ سورہ نور سورہ احزاب سورہ مجادلہ میں مقام رسالت اور اس کی اطاعت کا ذکر کثرت سے آیا ہے اور اس کی تائید کے لیے اسلوب بیان میں عجیب حکیمانہ تصرف فرمایا ہے جس کی خوبی کا لطف وہی لوگ اٹھا سکتے ہیں جن کو عربی زبان سے کچھ تعلق ہے۔

سورہ نور میں ”الرسول“ کو بقید تعریف ذکر فرمایا ہے جس سے مراد صرف محمد رسول اللہ ﷺ ہیں اور سورہ مجادلہ میں اللہ اور رسول دونوں کا ذکر فرمایا ہے مطلب

بقیہ

بقیہ تذکرہ و فضائل

بیان کرنا ہمارے ذمہ ہے۔“

① آنحضرت ﷺ نزول وحی کے ساتھ ہی ضبط کرنے کی کوشش فرماتے تاکہ کوئی لفظ حفظ سے رہ نہ جائے اس لیے فرمایا گیا کہ آپ فکر سے مطمئن رہیں قرآن کا جمع کرنا اور پڑھانا خدا تعالیٰ کے ذمہ ہے۔

② ﴿ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُ﴾ بیان کا مطلب یہاں اظہار مقاصد کے سوا کچھ نہیں اور یہ جمع اور قرآن سے مختلف ہے۔ پہلی دونوں چیزوں کا مقصد الفاظ قرآن کی حفاظت ہے۔ بیان سے مقصد اظہار مطالب ہے جو وحی کی روح ہے۔ اگر یہ محفوظ نہ ہو تو ان الفاظ کی حفاظت چنداں مفید نہ ہوگی۔ وہی بیان ہے جسے آنحضرت ﷺ نے قول فعل اور تقریر سے بیان فرمایا۔

”إِنَّ“ حرف تاکید کے ساتھ ”علینا“ کو مقدم فرما کر بیان کی ذمہ داری بطور حصر اپنے ذمہ فرمائی کہ بیان صرف ہمارے ذمہ ہے اب سوچنا یہ ہے کہ جس بیان کو اس تاکید سے اپنے ذمہ قرار دیا ہے آیا ① ہوا بھی ہے یا نہیں؟ ② محفوظ بھی رہا یا نہیں؟

③ اگر رواۃ اور روایت اسانید اور رجال کے ظنون اور شکوک اسے بے کار کر سکتے تھے انسانی علوم کی پیش بندیاں اسے غیر مستند کر سکتی تھیں تو پھر ﴿إِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُ﴾ کے مؤکد دعوے سے کیا فائدہ؟

④ اگر اس بیان کا مصداق اصطلاحی احادیث نہیں تو پھر یہ بیان دنیا میں کہاں ہے؟ بہر حال یہ قرآن عزیز کے لفظی وجود سے تو جدا ہے۔

⑤ اگر یہ بیان واقعی محفوظ نہیں رہ سکا اور یہ تاکید دیندارانہ رکھ رکھاؤ سے زیادہ نہیں تو پھر الفاظ کی حفاظت سے کیا فائدہ؟

⑥ اس کے ساتھ اس بات پر غور کرنا ہے کہ آیا لغت کی حفاظت حدیث سے زیادہ کی گئی ہے؟ آیا قرآن کی زبان (عربی) انقلابات کی زد سے اب تک محفوظ ہے؟ ان گزارشات پر دانشمندانہ اور دیانتدارانہ غور کرنے کے بعد سنت حجت واضح ہو جائے گی اور یہ قرآن ہی کا تقاضا ہے۔ جاری ہے۔



آنحضرت ﷺ کو مقدس انسان سمجھتے ہیں لیکن پیغمبر نہیں سمجھتے۔ یہی حیثیت حضرات اہل قرآن نے انبیاء کی ﷺ کو عنایت کی ہے وہ دینا سوچیں کہ مقام نبوت اور تمام علم کے مقام میں کیا فرق رہا؟ ﴿فَلْيَحْذَرِ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ أَنْ تُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾

دراصل ان حضرات نے شکست زدہ ذہنیت پائی ہے، محققین یورپ کی عقیدتمندانہ ذہنیت نے اسلام اور کے عقائد انبیاء اور ان کے مقام کو ان کی نگاہوں سے اوجھل کر دیا ہے۔ ﴿فَمَا لَهُمْ عَنِ التَّذْكِرَةِ مُعْرِضِينَ﴾ بجائے اس کے کہ وہ اس علی سرماہ پر فخر کریں جسے صدیوں سے ائمہ امت نے اپنے پیغمبر کی وراثت سے حاصل کیا یہ حضرات اس میں عار محسوس کرتے ہیں۔ اس پر ایمان نے ان کا دل ندامت محسوس کرتا ہے۔ ﴿بَلْ كَذَّبُوا بِمَا لَمْ يُحِطُوا بِعَلَمِهِ﴾

سنت کے ان حصوں پر جن میں کچھ تاریخی تذکرے موجود ہیں شاید تھوڑی دیر کے لیے یہ لفظ گوارا کیا جاسکے لیکن اوامر و نواہی ترغیب و ترہیب زہد و ورع اخلاق و عبادات اذکار و ادعیہ پر کیونکر تاریخ کا لفظ بولا جائے؟ ان حضرات نے اس معاملے میں اس ذہنی صحافت کا ثبوت دیا ہے کہ علی بدحواسی سے زیادہ کچھ نہیں کہا جاسکتا بلکہ ان فقرات میں دھوکہ اور دجل ہے جو ایک حوصلہ مند ملحد اور دلیر کافر اور بہادر مکر کے لیے مناسب ہے۔ ان الفاظ میں نفاق کی بدبو ہے۔ ﴿وَمَا تُخَفِّفُ صُدُورُهُمْ أَكْبَرُ قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْآيَاتِ إِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُونَ﴾

ایسے الفاظ وہی زبانیں کہہ سکتی ہیں جن کے دل ایمان کی حلاوت سے خالی ہوں۔

[اللهم ارنا الحق حقاً وارزقنا اتباعه
وارنا الباطل باطلا وارزقنا اجتنابه]
﴿لَا تَحْزَنْ بِهِ لِسَانَكَ لَتَعَجَلَ بِهِ﴾ إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ ﴿فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ﴾ ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُ ﴿

”آپ وحی کی تلاوت میں جلدی نہ کریں اور متفرقات کو جمع کرنا اور پڑھانا ہمارے ذمہ ہے۔ جب ہم پڑھیں گے تو تم پڑھو پھر اس کے مقاصد کا

کی نماز کے بعد جب آپ گھر کو چلے تو میں بھی آپ کے پیچھے چل دیا۔ آپ نے میری آہٹ سنی تو پوچھا کون ہو؟ حذیفہ ہو؟ میں نے عرض کیا جی ہاں۔ فرمایا کیا بات ہے؟ میں نے عرض کیا: آپ میرے اور میری والدہ کے حق میں دعائے مغفرت فرما دیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تمہاری اور تمہاری ماں کی مغفرت فرمائے۔“ پھر فرمایا: ”اللہ کا ایک فرشتہ ہے جو آج سے پہلے کبھی زمین پر نہیں آیا۔ اس نے اپنے رب سے اجازت طلب کی کہ میرے پاس آکر مجھے سلام کرے اور بشارت دے کہ میری بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا خواتین جنت کی سردار ہے اور حسن اور حسین رضی اللہ عنہما نوجوانان جنت کے سردار ہیں۔“ (صحیح ابن حبان)

سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کے ہاتھ پکڑ کر فرمایا: ”جو آدمی ان دونوں سے اور ان کے ماں باپ سے محبت کرتا ہے وہ قیامت کے دن میرے درجے میں ہوگا۔“ (ترمذی) سیدنا لیلیٰ بن مرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ کسی نے نبی کریم ﷺ کو اور متعدد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو کھانے پر بلایا۔ راستے میں سیدنا حسین رضی اللہ عنہ بچوں کے ساتھ کھیل رہے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے ذرا آگے بڑھ کر اپنے دونوں ہاتھ پھیلا دیے۔ بچہ لاڈ سے (حسینؑ) ادھر ادھر دوڑنے لگا۔ آپ بھی اس کے پیچھے قدرے دوڑ کر اسے ہنسانے اور خوش کرنے لگے اور بالآخر آپ نے اسے پکڑ لیا۔ آپ نے اپنا ایک ہاتھ ان کی ٹھوڑی کے نیچے اور دوسرا اس کے سر پر رکھ کر اسے بوسہ دیا اور فرمایا: ”حسین میرا اور میں حسین کا ہوں۔ جسے حسین سے محبت ہے اللہ اس سے محبت رکھے۔ حسین میرے نواسوں میں سے ایک نواسا ہے۔“ (سنن ابن ماجہ)

سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ، سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا، سیدنا حسن رضی اللہ عنہ اور سیدنا حسین رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ”جس سے تمہاری صلح ہے اس سے میری بھی صلح ہے اور جس سے تمہاری لڑائی ہے میری بھی اس سے لڑائی ہے۔“ (سنن ابن ماجہ) سیدنا حسین رضی اللہ عنہ نے ۱۰ محرم الحرام ۶۱ھ مطابق ستمبر ۶۸۱ء کو میدان کربلا میں جام شہادت نوش کیا اور اہل غلہ بریں ہوئے۔ رضی اللہ عنہ وارضاه۔ آمین

اسوۂ رسول کریم ﷺ

جناب مولانا
ابوالکلام آزادؒ

اسوۂ حسنہ:

مذہب کی قوت احتساب ان تمام چیزوں سے بالاتر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہم پر آنحضرت ﷺ کا اتباع فرض کر کے ہم کو پوری دنیا کی مادی و اخلاقی غلامی سے آزاد کر دیا ہے۔

﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾

(الاحزاب: ۲۱)

”یقیناً تمہارے لئے اللہ کے رسول کی زندگی میں پیروی و اتباع کا بہترین نمونہ رکھا گیا ہے۔“

اللہ تعالیٰ یہ نہیں فرماتا کہ تم رسول ﷺ کی تقلید کرو کیونکہ ایک شخص کی تقلید کرنے سے دوسرے اشخاص کی نفی نہیں ہو جاتی۔ بلکہ یہ فرمایا کہ تمہاری تقلید صرف اسی پاک ذات میں محدود ہے کیوں کہ تمہیں اعمال صالحہ کا یہ خزانہ دوسری جگہ نہیں مل سکتا۔ اس طرز بیان سے نہ صرف جناب رسول کا اتباع لازم کر دیا گیا بلکہ ساتھ ہی دوسرے تمام بڑے انسانوں کے اتباع کی بھی نفی کر دی۔ اس لئے کہ صرف ایک ہی آفتاب ہے جس کی روشنی ظلمت زار دنیا کی ہر اندھیری اور ہر تیرہ و تاریک راہ میں ہماری راہ نمائی کر سکتی ہے۔ اسی آفتاب کی روشنی سے اور سیارے بھی نور حاصل کرتے ہیں۔ اس لئے ان کا اتباع بھی ہم پر واجب ہو جاتا ہے۔

آپ ﷺ نے فرمایا:

”بہترین زمانہ میرا زمانہ ہے اس کے بعد ان لوگوں کا دور جو اس کے بعد آئیں گے۔ پھر وہ لوگ جو اس کے بعد اسوۂ حسنہ کی تقلید کریں گے۔“

”میرے اصحاب ستاروں کی مانند ہیں“ اسی بنا پر اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں جناب رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ان خصوصیات کا بار بار ذکر کیا ہے۔

”جو رسول اور نبی امی کی پیروی کریں گے جس کی بعثت تو ریت اور انجیل میں لکھی پائیں گے۔ وہ انہیں

احتساب ایک سنہری زنجیر ہے جس میں تمدن، معاشرت اور اخلاق کی تمام جزئیات جکڑی ہوئی ہیں اگر اس کی بندش ڈھیلی ہو جائے تو نظام عالم کی ایک ایک کڑی ہم پر ہم ہو جائے۔ اسی غرض سے دنیا نے احتساب کو مختلف صورتوں میں قائم رکھا ہے۔ خاندانوں اور کنہیوں نے مختلف رسم و رواج اختیار کیے۔ جن کی خلاف ورزی موجب ملامت بلکہ بعض اوقات قوی جرم خیال کی جاتی ہے۔ سلطنتوں نے قوانین بنائے جو انسان کو ایک خاص نظام کے ماتحت ہر قسم کی مادی، اخلاقی اور مذہبی ترقی کرنے کا موقع دیتے ہیں۔ حکماء نے فلسفہ اخلاق ایجاد کیا، جو اخلاقی قوانین کی پیروی پر جمیعت بشری کو مجبور کرتا ہے۔ اگر یورپ کو اپنی تہذیب پر فخر ہے کہ وہ انسان کی ہر فرد و گزشت پر سختی کے ساتھ گرفت کرتی ہے۔ اگر رومن لا (رومی قانون) کو اپنے اوپر ناز ہے کہ وہ دنیا کے قوائے متضاد کو اپنے مرکز سے ہٹے نہیں دیتا۔ اگر یونان کو اپنے فلسفہ اخلاق پر گھمنڈ ہے کہ وہ اخلاقی قوی کی تربیت کرتا ہے، تو ہمیں ان کے بڑے بول سے مرعوب نہیں ہونا چاہیے، ہم رسم و رواج کے پابند نہیں کہ یورپ کے قوانین معاشرت پر فریفتہ ہو جائیں۔

ہم قانونی سختیاں برداشت کرنے کے خوگر نہیں کہ اپنے ہاتھ کو جھکڑی کے حوالے کر دیں، قیاسات عقلی ہماری غذائے روحانی نہیں کہ یونانیوں کے طلسم میں پھنس جائیں بلکہ ہمارے رگ اور پٹھے ایک پاک مذہب کے سلسلے میں جکڑے ہوئے ہیں۔ ہمارے گوشت اور خون پر چمڑے کی بجائے مذہب کا غلاف چڑھا ہوا ہے۔ ہمارے قلب کو ایک غیر متزلزل مذہبی احساس حرکت دے رہا ہے۔ پس ہم کو ہر دل فریب رسم و رواج اور ہر مرعوب کر دینے والے فلسفے کو چھوڑ کر اپنی باگ صرف اسلام ہی کے ہاتھ میں دینی چاہئے اور اس پر فخر کرنا چاہیے۔

نبیوں کا حکم دے گا اور برائیوں سے منع کرے گا پاک اور مفید چیزوں کو ان پر حلال اور ناپاک اور مضر چیزوں کو حرام کرے گا۔“ (الاعراف: ۱۵۷)

﴿كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ﴾ (آل عمران: ۱۱۰)

”تم لوگ بہتر امت جو جسے اللہ نے دنیا کی ہدایت و رہنمائی کے لئے نمایاں کیا۔ تم نیکی کا حکم دیتے ہو۔ برائی سے روکتے ہو اور خدا پر ایمان لاتے ہو۔“

لیکن ان آیتوں کی عملی تفسیر ہمیں صرف احادیث کی کتابوں میں ڈھونڈنی چاہئے، جن کے ذریعے رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مواقع احتساب کے ایک ایک جزئیے کا پتہ لگ سکتا ہے اور اس سے ثابت ہوتا ہے کہ خدا نے ہدایت و ارشاد کے لئے جو آفتاب اور سیارے پیدا کیے تھے، وہ ہمیشہ ضیا گستر رہتے تھے۔ احتساب کی ترتیب اصلاح نفس سے شروع ہو کر بالترتیب مقصد کے قبیلے اور قوم تک منتہی ہو جاتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرض احتساب اسی ترتیب کے ساتھ ادا فرمایا ہے۔

اصلاح نفس:

آنحضرت ﷺ کی ذات پاک جامع فضائل تھی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے تمام زلات کو معاف کر دیا تھا۔ باایں ہمہ آپ اس کثرت کے ساتھ نماز پڑھتے تھے کہ پاؤں پھول کر پھٹ جاتے تھے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے اس محنت شاقہ کو دیکھ کر عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! خدا نے تو آپ کے تمام اگلے پچھلے گناہوں کو معاف کر دیا ہے، پھر آپ کیوں اس قدر مصروف عبادت رہتے ہیں؟؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں خدا کا شکر گزار بندہ ہونے کی کوشش نہ کروں۔

چنانچہ جب کبھی اس قسم کے مواقع پیش آتے تھے جو قلب کو خدا کے شکر سے پھیر سکتے تھے یا نفس میں غرور و تکبر پیدا کر سکتے تھے تو آپ ﷺ نہایت سختی کے ساتھ ان کا انکار کر دیتے تھے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے گھر میں ایک پردہ لٹکایا تھا جس میں تصویریں بنی ہوئی تھیں۔ آپ ﷺ کی نظر پڑی تو فرمایا: ہمارے سامنے سے یہ پردہ ہٹا لو کیونکہ اس کی تصاویر میری نماز میں سامنے آتی رہتی ہیں، یعنی خلل انداز ہوتی رہتی ہیں۔

ایک صحابی نے بطور تحفہ کے آپ ﷺ کو حریر کا

ایک چغہ دیا۔ آپ ﷺ نے اسے پہن کر نماز پڑھی، نماز سے فارغ ہونے کے بعد نہایت ناگواری سے اتار کر پھینک دیا اور فرمایا: ”یہ پڑھیز گاروں کے قابل نہیں۔“ غرور و کبر کا سرچشمہ مدح و ستائش ہے۔ امراء و سلاطین کو اس مرض نے دنیا کی تمام چیزوں سے بے نیاز کر دیا ہے۔ آنحضرت ﷺ اگرچہ خیر البشر تھے لیکن اگر کوئی شخص آپ ﷺ کو انبیائے سابقین پر ترجیح دیتا تھا تو آپ ﷺ اسے منع فرماتے تھے۔ ایک صحابی اور ایک یہودی میں جھگڑا ہو گیا، صحابی نے غصہ میں قسم کھائی اور کہا: ”خدا کی قسم جس نے محمد ﷺ کو تمام دنیا سے افضل بنایا ہے۔“ یہودی نے بھی قسم کھائی اس خدا کی قسم جس نے موسیٰ (علیہ السلام) کو تمام دنیا پر ترجیح دی ہے۔ صحابی نے اس پر غصے میں آ کر یہودی کے منہ پر طمانچہ مارا۔ اس نے آنحضرت ﷺ سے شکایت کی۔ آپ ﷺ نے حکم دیا: ”مجھے موسیٰ پر ترجیح نہ دو۔“

احتساب قبیلہ و خاندان۔

خیرات گھر ہی سے شروع ہوتی ہے۔ اسی بنا پر اللہ تعالیٰ نے آنحضور ﷺ کو حکم دیا تھا ”اپنے ہی خاندان کے قریبی رشتہ داروں کے آگے حق پیش کرو اور عذاب الہی سے ڈراؤ۔“

جب یہ آیت نازل ہوئی تو آپ ﷺ نے اپنے پورے قبیلہ اور خاندان کو جمع کر کے پیغمبرانہ لہجے میں یہ حکم سنایا: ”اے فاطمہ محمد کی بیٹی! تم سب اپنے آپ کو دوزخ کی آگ سے بچاؤ کیونکہ میں قیامت کے دن کچھ بھی نفع و نقصان نہ پہنچا سکوں گا۔ اے فاطمہ! تجھے مجھ سے صرف جسمانی تعلق ہے، اور رشتے کی تیل کو صرف دنیا ہی میں سرسبز و شاداب رکھ سکوں گا۔ یہ ایک عام احتساب تھا۔ لیکن مخصوص مواقع پر بھی آپ ﷺ ازواج مطہرات اور اہل و عیال کو نیکی کی ترغیب دیتے اور برائی سے روکتے رہتے تھے۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آپ ﷺ ایک رات اٹھے اور فرمایا: سبحان اللہ! آسمان سے فتنہ و فساد کی بارش ہو رہی ہے اور برکات و فضائل کے خزانے کھل گئے ہیں۔ حجروں میں سونے والیوں کو چگا دو کیونکہ دنیا کی بہت سی کپڑے پہننے والی عورتیں آخرت میں برہنہ نظر آئیں گی۔ آپ ﷺ نے تنزہ نفس اور استغناء کی وجہ سے فقر و فاقہ کے باوجود اپنے اوپر اور اپنے تمام خاندان کے اوپر

صدقہ حرام کر لیا تھا۔ امام حسین رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ بچپن میں صدقہ کی ایک کھجور اٹھا کر منہ میں ڈال لی، آپ کی نگاہ پڑی تو فوراً نوا کا، کیا تمہیں معلوم نہیں کہ ہمارا خاندان صدقہ نہیں کھاتا؟؟ ایک مرتبہ شب کو آپ ﷺ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اور فرمایا: تم لوگ اٹھ کر تہجد کیوں نہیں پڑھتے؟؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا یا رسول اللہ! ہماری نیند اور بیداری تو خدا کے اختیار میں ہے اگر وہ جگائے گا تو جاگیں گے؟؟

آنحضرت ﷺ خاموش ہو گئے۔ مگر اپنی ران پر افسوس کے ساتھ ہاتھ مارا اور آیت پڑھی: ”آدمی بڑا ہی جھگڑا واقع ہوا ہے۔“

احتساب قوم:

اگرچہ تمام جزئی مواقع، جہاں آنحضرت ﷺ نے احتساب کا فرض ادا کیا ہے، احتساب قومی کے تحت میں داخل ہیں، لیکن آپ ﷺ نے دو موقعوں پر نہایت بلیغ تشبیہ کے ساتھ اپنی اس خصوصیت کا اظہار اپنی قوم کے سامنے فرمایا:

میری اور میری شریعت کی مثال بعینہ اس شخص کی سی ہے جس نے ایک قوم کے پاس آ کر یہ وحشت انگیز خبر سنائی کہ میں نے اپنی آنکھوں سے ایک لشکر تمہاری طرف آتے دیکھا ہے۔ میں ایک نذیر عریاں ہوں (یعنی ننگا ڈرانے والا۔ عرب میں ہر اہم واقعے کی خبر ننگے ہو کر دیتے تھے) پس تمہیں ہوشیار ہو جانا چاہیے۔ چنانچہ ایک گروہ نے اس کا کہنا مانا اور وہ رات ہی رات بچ کر نکل گیا۔ دوسرے گروہ نے اسے جھٹلایا نتیجہ یہ رہا کہ لشکر نے دھاوا بول دیا اور اس گروہ کا استیصال کر دیا۔

دوسرے موقع پر فرمایا: میری اور تمام لوگوں کی مثال اس شخص کی سی ہے جس نے آگ بھڑکائی، جب آگ کی روشنی چاروں طرف پھیل گئی تو پروانے اس پر ٹوٹ ٹوٹ کر گر گئے۔ اس نے پروانوں کو آگ میں جانے سے روکنا چاہا، لیکن وہ سب اس کے قابو میں نہ آ سکے اور آگ میں گھس گئے۔

عقائد کی درستی:

آنحضرت ﷺ کی بعثت کا سب سے بڑا مقصد تصحیح عقائد تھا، عقائد میں بدترین چیز شرک فی اللہ تھی۔ آنحضرت ﷺ نے صرف شرک ہی مٹانے کے

لئے جہاد کیا، جو احتساب کی آخری منزل ہے لیکن اس کے علاوہ اور بھی بہت سے عقائد ہیں جو عام دسترس سے باہر ہیں۔ اگر عام لوگوں کو اس میں غور و فکر کا موقع دیا جائے تو مذہبی عقائد میں بہت سے مفاسد پیدا ہو جائیں اور اسلامی عقائد کی سادگی فنا ہو جائے جو اسلام کا سب سے بڑا زور ہے۔ اسی غرض سے آنحضرت ﷺ نے مسلمانوں کی یہ خصوصیت قرار دی تھی کہ وہ غیر ضروری چیزوں پر وقت ضائع نہیں کرتے، چنانچہ عہد نبوت میں جب کبھی اس قسم کے مواقع پیش آئے تو آنحضرت ﷺ نے سختی کے ساتھ صحابہ رضی اللہ عنہم کو زجر و توبیخ کی۔

ایک مرتبہ صحابہ رضی اللہ عنہم مسئلہ جبر و قدر پر مباحثہ کر رہے تھے جس نے آگے چل کر مسلمانوں کے دو عظیم حریف مقابل پیدا کر دیے۔ آنحضرت ﷺ نے یہ دیکھا تو چہرہ مبارک غصے سے سرخ ہو گیا اور فرمایا: ”کیا تم لوگوں کو اس کا حکم دیا گیا ہے، یا تم لوگ اس لئے پیدا کئے گئے ہو؟ تم لوگ قرآن گڈمڈ کر رہے ہو۔ گزشتہ قوموں کو اسی قسم کے لایعنی مسائل نے برباد کیا۔“

اگرچہ اسلام نے عرب جاہلیت کے تمام توہم آمیز عقائد مٹا دیئے تھے تاہم بعض باتیں رہ گئی تھیں اور کبھی کبھی ان کا ظہور ہو جاتا تھا۔ عربوں کا خیال تھا کہ جب کوئی بڑا مر جاتا ہے تو سورج میں گہن لگ جاتا ہے، آنحضرت ﷺ کے صاحبزادے ابراہیمؑ نے انتقال کیا تو اتفاق سے اسی دن سورج میں گہن بھی لگ گیا۔ لوگوں کو خیال ہوا کہ یہ حضرت ابراہیمؑ کی موت کا اثر ہے، لیکن آپ ﷺ نے فوراً اس کی تردید کی اور لوگوں کو اس خیال سے روکا اور فرمایا: ”چاند اور سورج میں کسی کے مرنے اور جینے سے گہن نہیں لگتا۔“ علامہ اقبالؒ نے ایک مرتبہ فرمایا کہ یہ ارشاد بھی رسول اللہ ﷺ کے نبی برحق ہونے کی ایک بین شہادت ہے۔ لوگوں میں یہ خیال خود بخود پیدا ہوا تھا کسی نے پیدا نہیں کیا تھا۔ لیکن چونکہ غلط تھا اس لئے آپ ﷺ نے اس کا رد سرعام کر دیا۔

عبادات چوں کہ روز کی چیزیں تھیں جن میں سہود غفلت اور بے عنوانی کا پیدا ہونا ضروری تھا اس لئے آنحضرت ﷺ کو ان کے بارے میں احتساب کی اکثر ضرورت پیش آتی تھی۔ اسلام نے ادائے نماز کے لئے جماعت کو ضروری قرار دیا ہے۔ لیکن لوگ اس میں غفلت

تذکرہ فضائل

سیدنا حسین بن علیؑ



جانب الکریمہ برادیر سید علیؑ السعیدی

سیدنا حسینؑ کی کنیت ابو عبد اللہ ہے۔ آپ امیر المؤمنین سیدنا علی بن ابی طالبؑ کے لخت جگر اور دختر رسول سیدہ فاطمہ الزہراءؑ کے جگر گوشے اور سید الکونینؑ کے نواسے ہیں۔ آپ کی ولادت باسعادت ہجرت کے چوتھے سال ماہ شعبان کی چھ تاریخ کو ہوئی۔ سیدنا علی بن مرہؑ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: ”حسین میرے اور میں حسین کا ہوں۔ جو شخص حسین سے محبت رکھے، اللہ اس سے محبت رکھے۔ حسین میرے نواسوں میں سے ایک ہیں۔“ (ترمذی)

سیدنا علی بن ابی طالبؑ نے فرمایا: حسن سر سے پہنے تک اور حسین سینے سے نیچے تک رسول اللہؐ کے ساتھ زیادہ مشابہ ہے۔ یعنی حسن کے جسم کے اوپر والا اور حسین کے جسم کے نیچے والا دختر رسول اللہؐ کے ساتھ بہت زیادہ مشابہت رکھتا ہے۔

حضرت مفصلؑ کا بیان ہے کہ کائنات میں حضرات حسین کریمینؑ سے پہلے یہ نام کسی کے نہیں رکھے گئے۔ سب سے پہلے نبی اکرمؐ نے یہ نام اپنے نواسوں کے رکھے۔

سیدنا عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے فرمایا: ”حسن اور حسین دنیا میں میرے گل سرسبد ہیں۔“ (صحیح بخاری)

سیدنا ابوسعید خدریؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: ”حسن اور حسین نوجوانان جنت کے سردار ہیں۔“ (مسند احمد صحیح ابن حبان ترمذی نسائی)

سیدنا اسامہ بن زیدؓ کا بیان ہے کہ میں نے ایک رات اللہ کے رسولؐ کو دیکھا۔ آپ نے چادر کے نیچے کسی کو چھپایا ہوا تھا۔ میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! یہ کیا ہے؟ تو آپ نے چادر ہٹا دی۔ میں نے دیکھا کہ آپ نے سیدنا حسن اور حسین کو گود میں بٹھایا ہوا تھا۔ آپ نے فرمایا: ”یہ دونوں میرے اور میری بیٹی کے فرزند ہیں۔ یا اللہ!

مجھے ان دونوں سے محبت ہے تو ان سے اور جو بھی ان سے محبت رکھے ان سب کو اپنا محبوب بنالے۔“ (ترمذی)

سیدنا ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ اللہ کے رسولؐ ہمارے پاس اس حال میں تشریف لائے کہ آپ نے ایک کاندھے پر سیدنا حسنؑ کو اور دوسرے پر سیدنا حسینؑ کو اٹھایا ہوا تھا۔ آپ کبھی ایک کو اور کبھی دوسرے کو بوسہ دیتے اور یہی عمل دہراتے ہوئے ہمارے پاس آپہنچے۔ ایک آدمی نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا آپ کو ان دونوں سے محبت ہے؟ فرمایا: ”جس نے ان دونوں سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے ان سے بغض رکھا اس نے میرے ساتھ بغض رکھا۔“ (مسند احمد)

سیدنا عبد اللہ بن مسعودؓ کا بیان ہے کہ اللہ کے رسولؐ نماز ادا فرما رہے تھے۔ آپ سجدہ میں جاتے تو سیدنا حسن اور سیدنا حسینؑ کو دکر آپ کی پشت پر چڑھ بیٹھتے۔ صحابہ کرامؓ انہیں روکنا چاہتے تو آپ اشارے سے انہیں منع کر دیتے کہ انہیں کچھ نہ کہو۔ آپ نے نماز سے فارغ ہو کر دونوں کو اپنی گود میں بٹھالیا اور فرمایا: ”جسے مجھ سے محبت ہے وہ ان دونوں سے محبت رکھے۔ پھر آپ نے انتہائی شفقت و محبت سے دونوں کو اپنے سینے سے چٹالیا۔“ (مجمع الزوائد المستدرک للحاکم)

سیدنا سعد بن ابی وقاصؓ کا بیان ہے کہ میں اللہ کے رسولؐ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ میں نے دیکھا کہ حسن اور حسینؑ دونوں آپ کے بطن مبارک پر لوٹے پوٹے کھیل رہے ہیں۔ میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا یہ آپ کو پیارے لگتے ہیں؟ تو آپ نے فرمایا: ”بھلا میں ان سے پیار کیوں نہ کروں! یہ تو میری خوشبو اور گل سرسبد ہیں۔“ (مجمع الزوائد)

سیدنا عبد الرحمن بن ابی النعمانؓ سے روایت ہے کہ ایک عراقی شخص نے سیدنا عبد اللہ بن عمرؓ سے دریافت

کیا کہ اگر مجھ کا خون کپڑے کو لگ جائے تو کیا اس کپڑے میں نماز پڑھی جاسکتی ہے؟ تو سیدنا ابن عمرؓ نے فرمایا: ”اسے دیکھو! یہ مجھ کے خون کی بابت مسئلہ دریافت کرتا ہے۔ حالانکہ ان عراقیوں نے ابن رسول کے ہاتھوں سے اپنے ہاتھوں کو خون آلود کر رکھا ہے۔ میں نے اللہ کے رسولؐ کو فرماتے سنا کہ حسن اور حسینؑ یہ دونوں دنیا میں میری خوشبو اور گل سرسبد ہیں۔“ (ترمذی)

سیدنا انس بن مالکؓ کا بیان ہے اللہ کے رسولؐ سے دریافت کیا گیا کہ آپ کو اپنے خاندان میں سے سب سے زیادہ محبوب کون شخص ہے؟ تو فرمایا: ”حسن اور حسینؑ۔“ اور آپ اپنی دختر نیک اختر سیدہ فاطمہ الزہراءؑ سے فرمایا کرتے تھے کہ میرے بچوں کو بلاؤ وہ آتے تو آپ انہیں اپنے سینے سے چٹا لیتے اور انہیں چومتے۔ (ترمذی)

سیدنا بریدہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ حسن اور حسینؑ گرتے پڑتے مسجد میں آگئے۔ انہوں نے سرخ رنگ کی قمیصیں زیب تن کی ہوئی تھیں۔ رسول اللہؐ نے منبر سے نیچے اتر کر ان دونوں کو اٹھالیا، اپنے بازوؤں پر بٹھالیا اور فرمایا: ”اللہ کا فرمان سچ ہے کہ تمہارے اموال اور اولادیں تمہارے لیے آزمائش ہیں۔ میں نے انہیں گرتے پڑتے آتے دیکھا تو برداشت نہ کر سکا۔ میں نے اپنا خطبہ منقطع کر کے جا کر انہیں اٹھالیا۔“ (ترمذی)

سیدنا عبد اللہ بن عباسؓ کا بیان ہے کہ ایک دفعہ اللہ کے رسولؐ حسین بن علیؑ کو اپنے شانہ مبارک پر اٹھائے ہوئے تھے۔ ایک آدمی نے دیکھ کر کہا: بچے! تم تو ایک بہترین سواری پر سوار ہو۔ یہ سن کر نبیؐ نے فرمایا: ”سواری بھی تو بہترین ہے۔“ (ترمذی)

سیدنا حذیفہؓ فرماتے ہیں کہ میری والدہ نے مجھ سے پوچھا کہ تمہیں نبی اکرمؐ سے ملاقات کیے ہوئے کتنے دن ہو گئے ہیں؟ میں نے بتلایا کہ میں اتنے دنوں سے آپ سے نہیں مل سکا تو وہ مجھ سے سخت ناراض ہوئیں۔ میں نے کہا ٹھیک ہے میں مغرب کی نماز نبیؐ کی اقتدا میں جا کر ادا کروں گا اور ان سے آپ کے حق میں اور اپنے لیے دعا کی درخواست کروں گا۔ چنانچہ میں گیا اور مغرب کی نماز آپ کی اقتدا میں ادا کی۔ پھر عشاء

فضائل اصحاب رسول ﷺ

قسط نمبر ۲ (آخری)

تحریر: جناب پروفیسر حافظ محمد عبدالاعلیٰ (ریٹائرڈ - برطانیہ)

صحابہ قرآن کے اولین مخاطب

یوں تو قرآن کے اولین مخاطب صحابہ کرام ہی تھے، پورا قرآن ان کی صداقت و عظمت کی گواہی دیتا ہے۔ اس وقت سورہ الحجرات کی دو آیات میرے پیش نظر ہیں۔ ارشاد ہوا وَلَٰكِنَّ اللَّهَ حَبَّبَ إِلَيْكُمُ الْإِيمَانَ اے اصحاب محمد! میں نے دنیا میں ہر کسی کیلئے کچھ نہ کچھ پسند کیا..... مگر اے اصحاب محمد! تمہارے لیے اپنی سب سے بڑی نعمت یعنی نعمت ایمان کا انتخاب کیا۔ وَزَيَّنَّاهُ فِي قُلُوبِكُمْ پھر اے تمہارے دلوں میں سجایا۔ اے دلوں کی زینت بنایا۔ وَكَوَّزَكَاةً إِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوقَ وَالْعِصْيَانَ تمہارے دلوں کی دھرتی میں ایمان کا پودا لگایا، اس کیفیت کو خود لہلہایا، پھر اسے خوب سنوارا، سجایا اور ہر مکروہ چیز سے اسے بچایا۔ کفر، فسق، فجور اور نافرمانی جیسی بیماریاں کو تمہارے لیے ناپسند فرمایا۔

بر قسم کی معصیت سے صحابہ محفوظ ہیں

یاد رہے کہ نافرمانی اور معصیت کے تین درجے ہوتے ہیں۔ سب سے بڑا کفر، پھر فسق و فجور اور ان سے ہلکا اللہ و رسول کی نافرمانی کے کام۔ اللہ تعالیٰ نے اصحاب نبیؐ سے ان تینوں درجات کی کراہت بیان فرمادی۔ نیز فرمایا ﴿أُولَٰئِكَ الَّذِينَ امْتَحَنَ اللَّهُ قُلُوبَهُمْ ۖ لِلتَّقْوَىٰ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ ۖ وَ أَجْرٌ عَظِيمٌ ۝﴾ ہم نے ان کا امتحان لیا، اور امتحان بھی کس چیز کا۔ للتقوى..... تقویٰ کا..... کیونکہ تقویٰ کا تعلق دل کے ساتھ ہے اس لیے دلوں کی دھڑکنوں کا امتحان لیا۔ پھر عالم الغیب رب نے نتیجہ سنایا کہ

﴿أُولَٰئِكَ هُمُ الزَّٰهِدُونَ ۝﴾

یہی لوگ رشد و ہدایت کا نور ہیں۔ اُولَٰئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ راہ راست کے متلاشی ہیں، فلاح و فوز کے علمبردار سپاہی ہیں، ایمان و اہقان کے راہی ہیں۔

﴿أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝﴾

یہی کھرے، اور بے عیب مومن ہیں۔ مغفرت و نفعوں کے نقیب ہیں۔

﴿أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَقًّا ۚ لَهُمْ دَرَجَاتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۖ وَ مَغْفِرَةٌ ۖ وَ رِزْقٌ كَرِيمٌ ۝﴾

یہ اللہ کی زمین پر اللہ کی جماعت تھے، اسی کے حمایتی تھے اسی وجہ سے کامیابوں کے حقدار ہیں۔

﴿أُولَٰئِكَ حِزْبُ اللَّهِ ۚ أَلَا إِنَّ حِزْبَ اللَّهِ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝﴾

پھر حق تعالیٰ نے انہیں انعام یہ دیا کہ انہیں مغفرت و اجر عظیم کا مستحق جانا

﴿فَضْلًا مِّنَ اللَّهِ وَ نِعْمَةً ۝﴾

انہیں اپنا گروہ مانا، ان کے خلاف کسی بھی پروپیگنڈے کو مکروہ جانا

ان پر لگائے جانے والے بہتانوں سے انہیں بری

کردیا اور بدلے میں جنات النعیم کے رزق کریم کا وعدہ کیا

﴿أُولَٰئِكَ مُبَرَّءُونَ مِمَّا يَقُولُونَ ۚ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ ۖ وَ رِزْقٌ كَرِيمٌ ۝﴾

ذرا انصاف کے ساتھ بتاؤ کہ جب اللہ نے

اصحاب محمدؐ سے خود کفر و فسق و عصیان کی نفی کر دی تو اب

کسی صحابیؓ پر کوئی کفر کا فتویٰ لگائے، یا ان کی غلطیوں کا

ڈھنڈورا پیٹنا پھرے، ان پر فرد جرم عائد کرے۔ انہیں

فاسق و فاجر اور کسی کا حق غصب کرنے والا کہے تو وہ جھوٹا

اور بد نصیب نہیں تو اور کیا ہے؟

صحابہ کا وکیل صفائی اللہ خود ہے

ان کا تمکن بھی وہ آپ ہے، ان کے بارے میں فیصلہ سنانے والا بھی علیم بذات الصدور خود ہے

﴿فَضْلًا مِّنَ اللَّهِ وَ نِعْمَةً ۚ وَ اللَّهُ عَلِيمٌ ۝﴾

حکیم ۝

کسی محقق و مفکر، ادیب و خطیب کو یہ حق نہیں دیا

جاسکتا کہ وہ چاند پر تھوکنے کی کوشش کرے۔ ساری

کچھری و کیلوں سے بھری ہو فیصلہ نہیں کر سکتے مگر فیصلہ ایک

نہج ہی کر سکتا ہے اور اللہ احکم الحاکمین کا فیصلہ بھی سن لو۔ اس کے فیصلے کے مطابق صحابہ کرام ہدایت کے ستارے ہیں، خدا و مصطفیٰ کے پیارے ہیں، ان کے لاج و دارے ہیں اسی لیے دین و دنیا میں ان کے وارے نیارے ہیں۔ اگر کوئی یہ کہے کہ رسول پاکؐ کی وفات کے بعد آپ کے اصحاب نعوذ باللہ اسلام چھوڑ بیٹھے تو یہ کہنے والا ایمان دار نہیں ہو سکتا۔

ایسی باتیں، ایسی تحقیقات، ایسی تصنیفات، ایسے فلسفے، ایسی سیاستیں، ایسی روایات قابل اعتبار نہیں قرار دی جاسکتیں، جو نبی کے پیاروں کو، خدا و مصطفیٰ کے پیاروں کو محرم کی بجائے مجرم ثابت کریں اور قرآن کی تکذیب کریں۔ جب ہمارا ایمان قرآن پر ہے، اس کی صداقتوں کو دل و جان سے قبول کرتے ہیں تو ہر ایسی تاریخ، ہر ایسی روایت، ہر ایسا افسانہ جو میرے نبیؐ کے صحابہ کی حیات کا تاریک پہلو پیش کرے، ہم ماننے کے مکلف نہیں ہیں، کیونکہ اس طرح ہمارا ایمان داؤ پر لگ جاتا اور مشکوک ہو جاتا ہے۔

صحابہ آسمان ہدایت کے ستارے ہیں

میرے آقاؐ نے اپنے ساتھیوں کے بارے میں فرمایا تھا: أَصْحَابِي كَالنَّجْمِ مِرَّةً صحابہ ستاروں کی مانند ہیں یعنی سمندر کی وسعتوں میں جب سفینے راہ بھول جائیں تو آسمان کے ستارے رہنمائی کرتے ہیں اور فکر و نظر کی الجھنوں میں جب نسل انسانی بھٹک جائے تو محمد کے پیارے رہنمائی کرتے ہیں۔

ان کی وجہ سے اللہ نے اپنے دین کو غالب کیا اللہ کی وحدانیت اور محمدؐ کی رسالت کا پرچم چار دھنگ عالم میں لہرایا، مجرد برنامہ توحید سے گونج اٹھا۔

اصحاب محمدؐ کے لیے دین کا طالب

قرآن کہتا ہے کہ اللہ کے دین کو، وحدانیت خداوندی کو، رسالت محمدی کو دنیا کے تمام کونوں تک پھیلانے والے یہی لوگ ہیں۔ آہ میں حضرت ابو ایوب انصاریؓ کی وہ خواہش کیسے بھول سکتا ہوں جب وہ قسطنطنیہ کی فتح کیلئے جانے والے اسلامی لشکر میں شامل تھے۔ قلعہ کا محاصرہ جاری تھا کہ موت کا بلاوا آ گیا۔ میزبان رسولؐ نے وصیت کی کہ مجھے جتنا زیادہ ہو سکے کفار کی سرزمین میں دفن کرنا تاکہ یہ زمین بھی ہمیں یاد رکھے! اور میں ان مجاہدوں اور غازیوں کو کیسے بھلا سکتا ہوں

اعلان کر دیا۔ ہر قسم کے فتنے کی سرکوبی کیلئے ابوبکرؓ اکیلے کھڑے ہو گئے اور سب دشمنوں کا صفایا کر کے رکھ دیا۔ صرف سوا دو سال میں اسلامی خلافت کی بنیادیں اتنی مضبوط کر دیں کہ بعد کے خلفاء نے جو کچھ کیا اس کی وجہ صدیقی بنیادیں ہی تھیں۔ حضرت ابوبکرؓ کی استقامت نے امت کی ذلوتی ناؤ کو وہ سہارا دیا کہ آج تک انسانیت ان کی احسان شناس ہے۔

سیدنا فاروق اعظمؓ کی شان

جس دن حضرت عمرؓ نے دامن اسلام سے وابستگی کا اعلان کیا اس دن سے اسلام خلوت سے جلوت میں آ گیا ہے۔ رسول پاک کی امامت میں پہلی دفعہ خانہ کعبہ میں نماز ادا کی گئی۔ سب لوگوں نے چھپ چھپا کر ہجرت کی یہ جرات فاروقؓ ہی تھی کہ علی الاعلان مکہ چھوڑا اور یہ کہتے ہوئے چھوڑا کہ جس نے اپنے بچے یتیم اور زوجہ کو بیوہ کرانا ہو۔ جو چاہتا ہو کہ اس کی ماں اسے روئے۔ وہ عمر کا راستہ روکنے کیلئے آگے بڑھے لیکن کوئی بھی نہ بڑھا۔ ☆ بدر کے قیدیوں کا مسئلہ پیش ہوا تو فاروقؓ نے کہا آقا! اسلام کی عظمت دشمنان خدا و مصطفیٰ کی گردنیں کاٹنے میں ہے۔ میرا رشتہ دار مجھے دیں، ہر ساتھی کے سپرد اس کا رشتہ دار کیا جائے پھر دنیا دیکھے کہ گردنیں اپنوں کی اور تلواریں بھی اپنوں کی۔

یہی عمرؓ جب فرش پہ بولتے تھے تو ان کی رائے عرش سے قرآن بن کر نازل ہو جاتی تھی۔

☆ کہا عورتیں پردہ کریں، قرآن نازل ہو گیا۔
﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّزَوَاجِكَ وَ بَنَاتِكَ وَ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيبِهِنَّ ۖ﴾
☆ کہا مقام ابراہیم مصلیٰ ہونا چاہئے آیت نازل ہو گئی
﴿وَ اتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى ۖ﴾

☆ کہا رئیس المنافقین کا جنازہ نہ پڑھائیں، رب نے تائید کر دی

﴿وَلَا تُصَلِّ عَلَىٰ أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلَىٰ قَبْرِهِ﴾

☆ منافق کی نقضائے نبی تسلیم نہ کرنے پر یہ کہہ کر گردن اڑا دی کہ یہ اس بد بخت کی قضا ہے جو نبی کریم کے فیصلے پر اظہار رضائے کرے۔

☆ گویا عمرؓ کی تلوار منافقوں کیلئے ہمیشہ تیز رہی ہے۔ ☆ نبیؐ نے فرمایا کہ جس گلی سے عمرؓ گزر جاتا ہے

ان کی طرح ایمان لاؤ۔
نبیؐ کے صحابہؓ کیلئے روز محشر عزت ہی عزت ہوگی جیسا کہ انبیاء کو ملے گی۔

﴿يَوْمَ لَا يُخْزِي اللَّهُ النَّبِيَّ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ﴾

صحابہؓ میں سے درجات تو مختلف ہیں لیکن انجام سب کا کامرانی ہی کا ہوگا۔ رضائے خداوندی سب کیلئے ہے۔ انعام یافتہ گروہ چار لوگوں کا ہے انبیاء صدیقین، شہداء اور صالحین اور یہ تینوں صفات اصحاب نبیؐ میں پائی جاتی ہیں۔

سیدنا صدیق اکبرؓ

صدیق اکبرؓ نے امام کائنات کی حیات طیبہ میں امت کی امامت کی، نبی آخر الزمان کی نابت کی۔ جب آپؐ کمزوری کی وجہ سے نماز نہ پڑھا سکے تو حکم دیا کہ ابوبکرؓ میری جگہ نماز پڑھائیں [مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيَصِلْ بِالنَّاسِ]۔ سیدہ عائشہ بنت صدیقؓ نے کہا کہ آقا! کسی اور کو غم دیں، میرے بابا بہت رقیق القلب ہیں۔ نبی کریمؐ کے تیر جلالی ہو گئے اور فرمایا: اسے میرا حکم سناؤ کہ نماز پڑھائے کیونکہ یہ فیصلہ ذاتی نہیں آفاقی ہے۔ [يَأْتِي اللَّهُ وَالْمُؤْمِنُونَ] اس کے سوانہ اللہ راضی ہو رہا ہے نہ ہی اس طرح صدیقؓ نے امام کائنات کی زندگی میں ۱۷ نمازیں پڑھائیں، ایک بار نماز پڑھا رہے تھے کہ آقاؐ کی تشریف آوری کا غلغلہ بلند ہوا، پیچھے ہٹنے لگے تو آقاؐ نے فرمایا کہ ابوبکرؓ امامت جاری رکھو یعنی میں تمہیں اپنے مصلے سے ہٹانے نہیں بلکہ ٹکانے آیا ہوں ☆ وہ جس کی امیری قابل دید تھی اس کی فقیری بھی قابل رشک بن گئی۔ سرور کونینؐ نے فرمایا کہ ساری دنیا کے احسانوں کا بدلہ چکا دیا ابوبکرؓ کا حساب صرف اللہ ہی چکائے گا ☆ حضرت زین العابدین سے کسی نے پوچھا کہ شیخین کا مقام کیا ہے؟ فرمایا کہ مجھ سے کیوں پوچھتے ہو حجرہ رسول کھول لو اور خود دیکھ لو۔

☆ وفات نبویؐ سے دنیا جہاں تہہ وبالا ہو کر رہ گیا تھا۔ عالم کفر نے دانت تیز کرنا شروع کر دیئے تھے۔ جھوٹے نبی موسیٰ مینڈکوں کی طرح ٹرانے لگے تھے، نام نہاد مسلمانوں نے زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیا تھا۔ ارتداد کا فتنہ کھڑا ہو گیا۔ حفاظ کی شہادت سے قرآن کے ضائع ہونے کا خدشہ لاحق ہو گیا تو ابوبکرؓ نے قرآن جمع کرنے کا

جنہوں نے یورپ کے آخری جزیرے کو فتح کر کے کہا تھا کہ اے میرے اللہ! اب آگے سمندر ہے۔ اس کے پیچھے مجھے کوئی انسانی آبادی نظر نہیں آتی۔ واللہ! اگر مجھے اس کا وجود معلوم ہو جائے تو میں اپنا گھوڑا اس دریا میں ڈال دوں اور وہاں تیرے نام کی اذان بلند کروں۔

﴿مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ﴾
﴿أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ﴾

اللہ کے باغیوں کیلئے فلولاد اور اہل ایمان کیلئے ابرہیم ہیں۔ ان کی جبینیں رب کی رضا اور اس کے فضل کی تلاش میں جھٹنے کی وجہ سے منور ہیں۔ وہ جہاں دن کے غازی ہیں وہاں رات کے نمازی ہیں۔

﴿تَرَاهُمْ رُكْعًا سَجِدًا لِّبَنْتَعُونَ ۖ فَلَوْلَا مَنَ اللَّهُ وَ رِضْوَانُهُ سِيبَاهُمْ فِي دُجُوهِهِمْ مِّنْ أَشْرِ الشُّجُودِ﴾

ان کی یہ نشانیوں سابقہ کتابوں میں بھی جگمگاتی رہی ہیں
﴿ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرَةِ ۖ وَ مَثَلُهُمْ فِي الْإِنْجِيلِ ۖ﴾

تو اللہ کی لہلاہی کھیتی ہے جسے پھلتا پھولتا دیکھ کر وہ خوش ہوتا ہے جبکہ دشمن کفار جلتے ہیں، دانت پیستے ہیں
﴿كَذٰلِكَ أَخْرَجَ شَطْرَهُ فَآزَدَهُ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوَىٰ عَلَىٰ سُوقِهِ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ﴾

اللہ بھی یہی چاہتا ہے کہ یہ اپنی موت مرتے رہیں، ہو کے اور آئیں بھرتے رہیں، حسد و عداوت میں آگ میں یونہی جلتے رہیں۔ وہ جتنا جلیں گے اللہ اتنا ہی اجر عظیم سے اپنی کھیتی کو نوازتا رہے گا۔ کوتاہیاں بھی معاف کرتا رہے گا اور درجات بھی بلند کرتا رہے گا۔

صحابہؓ کی سب ابی پر قرآن کا جلال

لِيَغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ اللہ کی کھیتی کو لہلاہتا دیکھ کر صیب خوش ہوتا ہے اور مریض علیل مزید ہوتا ہے۔ دیکھنے ان جذبات کو بیان کرنے کیلئے اللہ تعالیٰ نے دشمن کا نہیں کفار کا لفظ بولا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ صحابہ سے حسد و بغض رکھنے والا حق کے منکروں میں داخل ہے۔

سب بگرام معیار ایمان ہیں

صحابہؓ کرامؓ کو حق تعالیٰ نے معیار ایمان بنادیا ہے۔ ادھر ادھر کی باتیں کرنے والوں کو، جھوٹے ایمان کی بڑھکیں مارنے والوں سے کہا کہ اگر سچے ہو تو

اعلان تقرری

امیر محترم جناب پروفیسر ساجد میر حفظہ اللہ نے پیغام ٹی وی کی مالیاتی کمپنی کے لیے جناب مولانا مبشر احمد مدنی کو چیئر مین اور ملک محمد سلیمان منگلا کو وائس چیئر مین مقرر کیا ہے۔ امید ہے وہ پہلے کی طرح ادارے کی ترقی و استحکام کے لیے بھرپور کردار ادا کریں گے۔

منجانب: حافظ بابر فاروق رحیمی۔ ناظم مرکزی سیکرٹریٹ۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان

اسلام کے محافظ اور اسن کے پیغامبر

دینی مدارس

تحریر: جناب محمد افضل (معلم جامعہ سلفیہ۔ فیصل آباد)

کانشانہ بنتے ہیں۔ ایک سروے میں پتہ چلا ہے کہ کچھ ایسے اساتذہ ہیں جو ایک سال گزرنے کے بعد بھی زیر علاج ہیں۔ (خبریں: ۱۴۰ اپریل ۱۹۹۳ء)

سوال یہ ہے کہ ایسے ہولناک جرائم کرنے والے بچے تو کسی دینی مدرسے کے تربیت یافتہ نہیں؟ پھر انہیں کہاں سے دہشت گردی سمجھ میں آگئی؟ یہ ایک حقیقت ہے کہ کسی بھی مسلمان ملک کے دینی مدارس کے طلبہ میں ایسے جرائم کی ایک بھی مثال پیش نہیں کی جاسکتی۔

لہذا دہشت گردی کے مراکز دینی مدارس نہیں۔ دور کیوں جائیں، پاکستان میں ہی کالجوں، یونیورسٹیوں اور دینی مدارس کے طلبہ میں دہشت گردی کے رجحانات کا جائزہ لیا جائے تو نمایاں تفاوت نظر آئے گا۔

اگر دہشت گردی دینی مدارس کا خاصہ ہے تو کالجوں، یونیورسٹیوں میں طلبہ تنظیموں کے جھگڑے، قتل و غارت، فتنہ و فساد اساتذہ پر تشدد اور دیگر وارداتوں کا ذمہ دار کون ہے؟

ہم آہ بھی کرتے ہیں تو ہو جاتے ہیں بدنام وہ قتل بھی کرتے ہیں تو چرچا نہیں ہوتا



شعبہ خدمت خلق

مرکزی جمعیت اہل حدیث فیصل آباد

مرکزی جمعیت اہل حدیث شری فیصل آباد کے امیر حافظ عبدالرحمن آزاد صاحب کی امارت اور ناظم اعلیٰ، حافظ محمد اکبر جاوید صاحب کی نظامت میں جہاں تنظیمی اور جماعتی سرگرمیوں میں مصروف عمل ہے وہاں خدمت خلق کے شعبہ کو بھی فعال کرنے کے لیے کوشاں ہے۔

حالیہ بارشوں سے آنے والے سیلاب کی وجہ سے ہونے والی تباہیوں کے سلسلہ میں مرکزی جمعیت اہل حدیث فیصل آباد نے کابینہ اور ناظمین کا اجلاس طلب کیا۔ اجلاس میں امیر عبدالرحمن آزاد ناظم حافظ محمد اکبر جاوید اور ناظمین حلقہ

مدارس ان روایات کے امین ہیں جن کی تکمیل کے لیے اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام کو مبعوث فرمایا۔ مدارس قوم کی روحانی غذا کے لیے افراد تیار کرتے ہیں۔ اگر معاشرہ میں اسلام کی روح کے کچھ آثار نظر آرہے ہیں تو وہ مدارس ہی کے مرہون منت ہے۔

دارا قلم سے صفہ اور صفہ سے لے کر اب تک کے مدارس اسلامیہ نے شخصیات کی ایسی کردار سازی کی کہ ایک ایک فرد لاکھوں کی اصلاح کرتا ہوا نظر آتا ہے۔

مدارس نے ہمیشہ امن کو فروغ دیا اور خصوصاً سلفی مدارس کا یہ اعزاز اپنے پرانے سبھی تسلیم کرتے ہیں۔ مخالفین دینی مدارس کو دہشت گردی کا منہج کیوں قرار دیتے ہیں؟ یورپ سے دہشت گردی کا مفہوم آج تک واضح نہ ہو سکا اور ہمارے ایک سابق وزیر داخلہ یہ گوبر افشانی کر چکے ہیں کہ

”اسلامی یونیورسٹی اور دینی مدارس دہشت گردی کے مراکز ہیں۔ میرے بس میں ہو تو میں ان سب کو بند کرادوں۔“ (نصیر اللہ بابر روزنامہ جنگ ۲۱ نومبر ۱۹۹۵ء)

مدارس کو تو دہشت گردی کا الزام دیا جاتا ہے جبکہ دوسری طرف معاملہ کچھ زیادہ ہی سنگین ہے۔ ذیل میں چند جھلکیاں ملاحظہ فرمائیں:

امریکہ کے ۲۷۰۰۰ ہزار طالب علم روزانہ اپنے ساتھ سکول میں جاتے پستول اور دوسری قسم کا اسلحہ رکھتے ہیں۔ (نوائے وقت: ۱۱۰ اکتوبر ۱۹۹۳ء)

۱۹۷۹ء سے ۱۹۹۱ء تک امریکی بچوں نے ۴۰ ہزار قتل کیے۔ (پاکستان: ۲۳ اگست ۱۹۹۱ء) برٹش گیم کی عدالت میں مبینہ طور پر ۲۰۰ سے زائد افراد کے قتل کا ذمہ دار ۱۳ سالہ لڑکا پیش کیا گیا۔ (جنگ لندن: ۱۹ ستمبر ۱۹۹۳ء)

سکاٹ لینڈ میں ایک چوتھائی اساتذہ طلبہ کے تشدد

جات تشریف لائے۔ جس میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ متاثرین سیلاب کے لیے ممکنہ حد تک تعاون کیا جائے۔ اس سلسلہ میں صاحب ثروت لوگوں کو اس کا رخیہ کی طرف توجہ دلائی گئی۔ شہر کی مساجد میں اعلانات کر کے فنڈ ز اور راش اکٹھا کیا گیا۔ شب و روز کی محنت سے مرکزی جمعیت اہل حدیث فیصل آباد نے اپنے شعبہ خدمت خلق کے تحت تقریباً 500 متاثرہ خاندانوں کے لیے راش کے پیکٹ، کپڑے، چادریں اور دیگر سامان ضروریہ اکٹھا کیا گیا۔ سامان کی بیلنگ کے حوالے سے بہترین سامان کے ساتھ ”پیغام فاؤنڈیشن“ شعبہ خدمت خلق کے نام سے تھیلے پرنٹ کروائے گئے۔ سامان پیک کرنے کے بعد اگلے مرحلہ سامان کی ترسیل کا تھا جو بطریق احسن طے پا گیا۔ تفصیلات کے مطابق سامان کی تین گاڑیاں جن کی قیمت تقریباً 16 سے 17 لاکھ بنتی ہے اور کپڑے، چادریں، نئے کبل جو کہ پروفیسر نجیب اللہ طارق صاحب کی وساطت اور تعاون سے دستیاب ہو سکے وہ بھی ان گاڑیوں میں شامل تھے۔

حافظ عبدالرحمن آزاد کی قیادت میں یہ امدادی سامان روڈ و سلطان اٹھارہ ہزاری، تحصیل جہانہ، تحصیل احمد پور سیال، گڑھ مہاراجہ، جنگ کے علاقوں میں تقسیم کیا گیا۔ یاد رہے کہ مرکزی جمعیت اہل حدیث اس سے قبل آئی ڈی پیز کے لیے بھی تقریباً 7 لاکھ روپے کی معاونت کر چکی ہے۔ سامان کی روانگی سے قبل معاونین اور جماعتی احباب کو بلا کر امیر شری نے سامان دکھایا۔

مرکزی جمعیت اہل حدیث فیصل آباد تمام تر معاونین بالخصوص امراء و ناظمین حلقہ جات مرکزی جمعیت اہل حدیث اور ذمہ داران شعبہ خدمت خلق پیغام فاؤنڈیشن کی مشکور ہے کہ جن کی شب و روز کی محنت سے یہ عظیم کام پایہ تکمیل تک پہنچ سکا اور اساتذہ بھی ان سے ہر کار خیر کے حوالے سے پرامید رہیں گے۔

منجانب: میاں محمد طیب، ناظم دفتر شری فیصل آباد

اقبال روڈ کے نام سے مشہور ہے) میں خالص کتاب و سنت کی تبلیغ کا سلسلہ شروع کیا۔ بعد نماز فجر اور کبھی مختلف نمازوں کے بعد درس قرآن و حدیث ارشاد فرماتے۔ آپ کے درس میں بڑے بڑے صاحب علم و بصیرت بھی شریک ہوتے۔ خصوصاً شمس العلماء مولانا میر حسنؒ ڈاکٹر علامہ محمد اقبالؒ اور حضرت مولانا حافظ محمد ابراہیم میر سیالکوٹی آپ کے درس میں تشریف لاتے تھے۔

تلازم:

یوں تو آپ نے بے شمار لوگوں کو انوار قرآن وحدیث سے فیضیاب کیا مگر حضرت مولانا حافظ محمد ابراہیم میرسیالکوٹی اور علامہ محمد اقبالؒ آپ کے مشہور تلامذہ میں سے تھے۔ جو خود بھی دنیا بھر میں مشہور ہوئے۔ اسی لیے علامہ صاحب کے منظوم کلام میں رد تقلید اور قرآن وسنت کی اطاعت کی تلقین پر کافی اشعار موجود ہیں۔ مولانا غلام حسنؒ کے دونوں بیٹوں یعنی حضرت مولانا عبداللہؒ اور حضرت مولانا عبدالواحدؒ نے بھی آپ ہی سے فیض حاصل کیا۔ جناب جسٹس منیر احمد فاروقی صاحب (ریٹائرڈ) مولانا غلام حسنؒ کے پوتے اور مولانا عبداللہؒ کے بیٹے ہیں۔ محدث پنجاب حضرت مولانا حافظ عبدالمنانؒ وزیر آبادی، مولانا عبداللہ صاحب کے سرسرتھے۔

مولانا کے دونوں بیٹے بڑے عالم اور عامل تھے۔ اپنے والد کی تمام صفات سے متصف تھے۔ اگرچہ انہوں نے گوشہ تنہائی میں وقت گزرا لیکن اپنے علاقے میں بے شمار لوگوں کو تعلیم قرآن سے آراستہ کیا۔ راقم الحروف نے بھی مولانا عبدالواحد صاحب کے سامنے تعلیم قرآن کے لیے ڈانٹے تلذذ طے کیا۔ آپ نے اور آپ کے بیٹوں نے تعلیم قرآن پاک اور تبلیغ دین متین کی خدمات فی سبیل اللہ ادا کیں۔ مولانا عبدالواحد نے قیام پاکستان کے بعد جامع مسجد اہل حدیث اول اقبال روڈ سیالکوٹ میں باقاعدگی سے جمعہ المبارک کا آغاز کیا۔

جامع مسجد اہل حدیث اول اقبال روڈ سیالکوٹ شہر:

یہ مسجد ڈاکٹر علامہ محمد اقبال کے گھر سے تھوڑے ہی فاصلہ پر اڑھ پسروریاں کی جانب ہے جو پہلے اونچی مسجد پھر مسجد زرگراں اہل حدیث مشہور تھی۔ چونکہ یہ مسلک اہل حدیث کی پہلی ترجمان مسجد ہے اس لیے اس کی مناسبت سے مسجد انتظامیہ نے کافی عرصہ پہلے اس کا نام جامع مسجد اہل حدیث اول رکھ دیا جو واقعی اسمِ باسٹمی ہے۔ اس مسجد

حضرت غلام حسن فاروقی

جناب حافظ حفیظ اللہ اعوان ایم اے

متوكل على الله:

آپ قناعت پسند اور متوکل علی اللہ تھے۔ اپنی کسی چھوٹی یا بڑی حاجت کا کسی سے ذکر نہیں کرتے تھے۔ ظاہری و سائل معاش نہ ہونے کے باوجود بڑے خوش لباس اور خوش خوراک تھے۔ ایسے معلوم ہوتا تھا کہ دست غیبی سے انہیں رزق مل رہا ہے۔ ان کی زندگی [ومن يتوكل على الله فهو حسبه] کا عملی نمونہ تھی۔

مرجع خلاق:

حضرت مولانا غلام حسن فاروقی صاحب علم اور صاحب بصیرت تھے، لوگ اس قدر آپ کے عقیدہ مند تھے کہ اپنے ہم مسلک کے علاوہ دیگر مکاتب فکر کے لوگ بھی آپ سے آکر مسائل پوچھتے اور پوری طرح یقین و اعتماد کرتے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایسا طرزِ تمنا طلب عطا فرمایا تھا کہ شدید سے شدید مخالف بھی آپ کے درس سے پوری طرح متاثر ہو کر جاتا۔

حلقہ تدریس:

شہر یا لوٹ میں آپ ہی نے سب سے پہلے قرآن و سنت کا آواز بلند کیا۔ حق بات کہنا کوئی آسان کام نہیں۔ چنانچہ ”الحق مر“ حق کڑا ہوتا ہے۔“ ابتدا میں لوگوں نے سخت مخالفت کی، ایذا میں دیں اور برا بھلا کہا۔ مخالفت میں جو جو کچھ کر سکتے تھے کیا مگر آہستہ آہستہ حق نے اپنا اثر دکھایا اور اپنا آپ منوایا [الحق یعلو ولا یعلیٰ] کہ بالآخر حق ہی غالب رہتا ہے۔ لوگ گرویدہ ہونا شروع ہو گئے۔ آپ نے مشکلات کو صبر و استقامت سے برداشت کیا۔ حلقہ درس و تدریس میں وسعت ہوتی گئی۔ ابتداء میں صبح کو درس قرآن شریف اور طلبہ کو تعلیم قرآن پاک اور پنجگانہ نماز باجماعت بلکہ رمضان المبارک میں آٹھ مسنون تراویح بھی اپنے گھر پر معتقدین کے ہمراہ ادا کرتے رہے۔ پھر ڈاکٹر علامہ محمد اقبالؒ کے مکان اور اڈہ پسروریاں کے وسط میں ایک بے آباد مسجد (جو آج جامع مسجد اہل حدیث اول

نام و نسب:

حضرت مولانا ابو عبد اللہ عبید اللہ غلام حسن فاروقی رحمۃ اللہ علیہ شیخ فاروقی تھے۔ آپ کے والد محترم کا نام حکیم کرم اللہی ہے۔ آپ کے آباؤ اجداد موضع ساہوالہ ضلع سیالکوٹ کے رہنے والے تھے۔ آپ کی ولادت کی صحیح تاریخ معلوم نہیں ہو سکی۔

حصولِ تعلیم

آپ نے چھوٹی عمر میں ہی شہرِ سیالکوٹ میں مولانا غلام مرتضیٰ صاحب سے ابتدائی دینی تعلیم حاصل کی، جن کا حلقہ درس شہرِ سیالکوٹ اور دیگر قریبی شہروں میں ان دنوں خاصا مشہور تھا۔

مولانا غلام حسنؒ قوی الحافظ تھے۔ چنانچہ تھوڑے ہی عرصہ میں آپ نے کئی علوم حاصل کر لیے۔ حافظہ کا یہ عالم تھا کہ جس کتاب کو ایک دفعہ پڑھ لیتے وہ ذہن میں ایسی نقش ہو جاتی کہ دوبارہ دیکھنے کی ضرورت ہی نہ پڑتی۔ علم حدیث کی سند آپ نے حضرت سید نواب صدیق حسن خاں صاحب محدث بھوپالی رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کی۔

صورت و میر:

آپ کو اللہ تعالیٰ نے حسن و جمال سے نوازا تھا۔ شوکت و جلال آپ کے چہرے سے ٹپکتا تھا۔ آپ بڑے بردبار، خوش طبع اور خوش اخلاق تھے۔ اتباع سنت میں آپ کا عمل نہایت پختہ تھا۔ تمام بزرگان دین، ائمہ کرام، محدثین کرام، مجتہدین عظام اور اولیائے کرام کے نام اور تذکرے نہایت ادب سے کیا کرتے تھے۔ متعدد لوگوں کی اصلاح ان کے مثالی کردار کو دیکھ کر ہو گئی۔

ریاضت و غبارت:

آپ تہجد گزار تھے مسنون اذکار و وظائف آپ کی زبان پر جاری رہتے۔ تلاوت قرآن پاک اور درس قرآن مجید میں مشغول رہتے، گویا وہ لا یزال لسانک رطبا من ذکر اللہ کی زندہ تصویر تھے۔

فضائل اصحاب رسولؐ

بتیہ

شیطان کی ماں مرجاتی ہے، اس کی کیا مجال جو وہاں سے گزر سکے۔

☆ واقعہ اٹک ہوا تو عمرؓ کی رائے بڑی سیدھی تھی کہ جس نے عقیقہ کائنات کو آپؐ کی بیوی بنا کر آپؐ کے گھر میں بھیجا ہے۔ وہاں سے نکالنے کا اختیار بھی اسی کو ہے۔ یہ رائے سن کر نبیؐ کائنات کا غنچہ دل شکستہ ہو گیا۔

☆ فاروقؓ اعظمؓ کو پارسی بد بخت نے سازش کے تحت شہید کر دیا، آج تک وہاں کی مٹی وفا و حیا سے عاری چلی آرہی ہے۔ پارسی قاتل نے حالت نماز میں صفیں چیرنے کی کوشش کی لیکن وہ مجاہدوں کی صفیں تھیں، اس لیے نہیں چیر سکا۔ آخر کار اپنے ہی خنجر سے مردار ہو گیا۔

صحابہؓ کا ادب نشان ایمان ہے

ہر مومن کا سینہ صحابہؓ کی محبت کا خزینہ، ان کے عشق کا سفینہ، فکر و نظر کی انگلی کا گنبد ہونا چاہیے۔ اس مقدس جماعت کے ساتھ بغض و عداوت..... دنیا و آخرت کی سب سے بڑی شقاوت ہے۔ کیونکہ انہی کی وجہ سے آج ہم مسلمان ہیں۔ اور اسلام دنیا کا سب سے زیادہ قابل عمل دین ہے۔

اسی طرح حضرت عثمانؓ و علیؓ المرتضیٰؓ اور باقی تمام صحابہ کرامؓ نہایت ہی قابل احترام لوگ ہیں ہم ان کی ناکردہ غلطیاں پکڑ کر ان کا تو کچھ نہیں بگاڑ سکتے البتہ اپنے ہی ایمان و ایقان کو داؤ پر لگائیں گے، حق تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ تمام صالح اسلاف کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور ہمیں یوم حشر میں اپنے نیک و صالح بندوں کی رفاقت عطا فرمائے جس کا اس نے وعدہ کر رکھا ہے۔ آمین!

﴿رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًّا لِلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ﴾



اہل حدیث یوتھ فورس کا گلیات میں اجلاس

اجلاس میں مولانا شبیر احمد سلفی صدر A.S.F. ہزارہ ڈویژن نے خصوصی شرکت کی۔ اجلاس جامع مسجد بلال اہل حدیث، گلی بنگلی، گلیات میں ہوا۔ اجلاس میں یوتھ فورس کی کابینہ اور کارکنان سے مولانا شبیر احمد سلفی نے کہا کہ ہمارا ہر کام رب کی رضا کے لیے ہے اور ہمارا ہر طرح کا تعاون مرکزی جمعیت اہل حدیث کے ساتھ ہے۔

منجانب: سردار شہزاد نیاز۔ گلیات

الرحمن اشرف، امیر محترم جناب پروفیسر حافظ ساجد میر صاحب، مولانا امام دین، پروفیسر حافظ فضل الہی صاحب، مولانا محمد یعقوب صاحب گوبد پوری، مولانا محمد یعقوب صاحب مراکیواں، مولانا قاری حافظ محمد اسماعیل صاحب اسد، مولانا محمد صدیق صاحب چونڈہ، مولانا منیر احمد شاکر صاحب، برادر م قاری حافظ عصمت اللہ صاحب، مولانا فضل الہی صاحب ہزاروی اور ڈاکٹر محمد حنیف صاحب درس اور خطبات جمعہ دیتے رہے۔

دارالمطالعہ:

تبلیغ اور اصلاح عوام الناس کے لیے مسجد میں سینکڑوں مفید دینی کتب پر مشتمل ایک دارالمطالعہ بھی موجود ہے۔

تصانیف:

حضرت مولانا غلام حسن فاروقی نے درج ذیل مفید کتب تحریر فرمائیں:

(۱) القول الفصح فی وجوب الفاتحہ علی المؤمن فی المذہب الصحیح (عربی) یہ وجوب قراءت فاتحہ خلف الامام پر مدلل کتاب ہے

(۲) کتاب الصلوٰۃ بما ثبت بالسنۃ (اردو) اس کے حاشیہ پر فارسی میں الکلام الفصح فی صحیح الاقتداء خلف الصبی فی الترویج لکھی ہے۔

(۳) شمس الہدیٰ فی الذب عن معتبئی سنہ خیر الوری (اردو) بجواب رسالہ شمس الضحیٰ فی مدح خیر الوری

(۴) لوائح الانوار فی عقائد الابرار (اردو) جس میں اہل حدیث کے عقائد و اعمال پر کیے گئے اعتراضات کے جوابات ہیں۔

(۵) انیس الغریب (اردو) اس میں خطبہ جمعہ کا جواز غیر عربی زبان میں ثابت کیا گیا ہے۔

(۶) شہاب ثاقب (اردو) اس میں تقویۃ الایمان پر کیے گئے اعتراضات کے جوابات ہیں۔

وفات:

۱۸۔ جنوری ۱۹۱۸ء جمعرات اور جمعہ کی درمیانی شب بوقت عشاء اجل عالم ولی اور ولی کامل حضرت مولانا غلام حسن فاروقی نے تقریباً ستر سال کی عمر میں داعی اجل کو لبیک کہا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔
(ماخوذ از تحریر مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی طاب اللہ)

میں ہونے والی تبلیغ سے مسلک حقہ کی ترویج ہوئی اور قرآن و حدیث کے انوار سے پورا سیالکوٹ منور ہوا۔ جہاں سے ایسی شخصیات پڑھ کر نکلیں جو عرب و عجم میں مشہور ہوئیں۔ جن میں حضرت مولانا حافظ محمد ابراہیم میر سیالکوٹی اور ڈاکٹر علامہ محمد اقبالؒ سرفہرست ہیں۔

گوجرانوالہ کے شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد اسماعیل سلفی، حضرت مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی کے تلمیذ رشید تھے جنہوں نے گوجرانوالہ میں مسلک حقہ اہل حدیث کی تبلیغ و ترویج میں بھرپور محنت و کوشش کی جس کے نتیجہ میں سنک۔ کونامیاں امتیاز حاصل ہوا۔ سیالکوٹ میں جامع مسجد اہل ابنتی اہل حدیث میانہ پورہ اور جامعہ ابراہیمیہ ناصر روڈ، مولانا ابراہیم میر کی یادگار ہیں۔ الحمد للہ! اس وقت صرف شہر سیالکوٹ میں مسلک حقہ اہل حدیث کی پچیس مساجد ہیں جن میں سے اٹھارہ جامع مساجد ہیں جو ہمارے حق پرست علماء و اسلاف کی محنت کا ثمرہ ہیں۔

مسجد مذکور میں انتظامیہ کی جانب سے لگے ہوئے تعارفی بورڈ پر مرقوم ہے کہ یہ مسجد تقریباً ۱۸۷۰ء میں تعمیر ہوئی۔ ۱۹۱۸ء تک اس مسجد میں پہلے امام و مدرس حضرت مولانا غلام حسن فاروقی تھے۔

حضرت مولانا عبداللہ، استاذی حضرت مولانا عبدالواحد صاحبزادگان مولانا غلام حسن، حافظ میراں بخش، حافظ خدا بخش اور حافظ عبدالعزیز (راقم الحروف کے دادا) نے ۱۹۱۸ء تا ۱۹۶۰ء تک امامت، درس و تدریس اور آٹھ مسنون ترویج کا سلسلہ جاری رکھا۔

۱۹۶۱ء سے ۱۹۷۱ء تک برادر محترم جناب پروفیسر حافظ مشتاق احمد صاحب ایم اے (شاگرد رشید حضرت مولانا عبدالواحد) اور مولانا عبدالغنی صاحب ریاستی نے امامت خطابت اور درس و تدریس کے فرائض انجام دیے۔ ۱۹۷۲ء سے راقم الحروف فریضہ خطابت انجام دے رہا ہے۔

پنجابی شاعر مولانا امام الدین سیالکوٹی نے منظوم پنجابی میں مولانا غلام حسنؒ ان کے صاحبزادوں شاگردوں اور مسجد اول کے تعارف پر بہت کچھ لکھا ہے جو قابل مطالعہ ہے۔

علاوہ ازیں وقتاً فوقتاً مولانا محمد ابراہیم ریاستی مرحوم، مولانا محمد یوسف گوندلوی مرحوم، مولانا حکیم محمد صادق صاحب سیالکوٹی، مولانا محمد علی جانباز صاحب، مولانا عطاء

موسم سرما احتیاطی تدابیر

جناب حکیم راحت نسیم سوہدروی

موسم سرما کا آغاز نومبر میں ہوتا ہے اور فردری تک چلتا ہے۔ ان مہینوں میں عموماً شدت کی سردی پڑتی ہے۔ اگر سردی سے بچاؤ کا اہتمام نہ کیا جائے تو سردی مضر ثابت ہو سکتی ہے۔ موسم سرما طب و صحت کے حوالے سے جسم انسانی کے لیے مفید ہے۔ بیمار حضرات کو اس موسم میں علاج کرنا چاہیے کیونکہ جلد صحت یابی کی توقع ہوتی ہے۔ سردی سے بچاؤ اور موسم سرما کے امراض سے بچاؤ کے لیے ضروری ہے کہ درج ذیل تدابیر پر عمل کیا جائے۔

نصائح

موسم گرما میں دن میں کئی بار نہایا جاتا ہے لیکن سردی کے باعث عوام غسل بارے محتاط رہتے ہیں۔ وہ لوگ جن کی صحت موسمی شدتوں کی محتمل نہیں رہ سکتی وہ ہفتوں نہیں بلکہ مہینوں نہیں نہاتے۔ سردی کی شدت اور نمونہ ہونے کا ڈر بجا مگر زیادہ دیر نہ نہانا بھی مضر صحت ہے۔ مناسب طریقہ تو یہ ہے کہ دن میں ایک غسل آفاقی کریں اگر وقت نہ ہو یا کوئی امر مانع ہو تو پھر دن میں ایک بار نیم گرم پانی سے غسل کر لیا جائے۔ غسل ایسی جگہ کریں جہاں ٹھنڈی ہوا کے جھوکے نہ ہوں۔ اگر جسمانی طور پر کمزوری ہے یا پھر عمر کے سبب جسم میں طاقت نہیں تو ہفتہ میں کم از کم ایک بار ضرور نہایا جائے۔ غسل سے دوران خون کی رفتار تیز ہو جاتی ہے۔ جسم میں فرحت، چستی پیدا ہو کر صلاحیت عمل بڑھ جاتی ہے۔ اگر غسل نہ کیا جائے تو جسم کے اندر گرم غذاؤں کی تاثیر اور مسامات کے بند رہنے سے نہ صرف جلدی عوارض سر اٹھائیں گے بلکہ جسم کی طبی نشو و نما بھی متاثر ہوگی۔

لباس

موسم سرما کے آغاز کے ساتھ ہی بتدریج گرم کپڑوں کا استعمال شروع کر دیں۔ چھوٹے اور شیر خوار بچے چونکہ جسمانی اور طبی طور پر سبک اور نازک ہوتے ہیں اس لیے سرد ہوا کا ایک جھونکا بھی انہیں شدید

عارضے میں مبتلا کر سکتا ہے اس لیے بھی کہ اس موسم میں ہوا سرد اور تیز ہوتی ہے اس لیے ہر شخص اپنی صحت و حالات کے مطابق گرم کپڑوں کا استعمال کرے۔ گردن، سینے اور پاؤں کو سردی سے بچانے کے لیے خصوصی اہتمام کریں۔ علی الصبح بیدار ہو کر نماز فجر کے بعد کھلے کپڑوں میں ہلکی پھلکی ورزش کو معمول بنائیں۔

غذا

موسم سرما چونکہ گرما کے بعد آتا ہے اور گرمیوں میں بھوک کم لگتی ہے۔ جسم سے فضلات بذریعہ پسینہ آسانی سے خارج ہوتے ہیں جس سے حرارت و توانائی برقرار رہتی ہے مگر موسم سرما میں ہوا کے سرد اور تر ہو جانے سے جسم کے مسامات بند ہو جاتے ہیں جس سے پسینہ نہیں آتا تو حرارت و توانائی کا نظام بھی صحیح نہیں رہتا۔ یہی وجہ ہے کہ جسم کی حرارت کو برقرار رکھنے کے لیے زیادہ مقوی غذا کی ضرورت ہوتی ہے اس لیے کھانے پینے کے شوقین حضرات و اہل ذوق کو مرغین، گرم اشیاء بہ اعتدال استعمال کرنی چاہئیں۔ خشک میوہ جات بادام، مغزیات، چلغوز، مونگ پھلی اور کشمش وغیرہ کا استعمال جسم کو حرارت مہیا کرتا ہے۔ چونکہ اس موسم میں اشتہا بڑھ جاتی ہیں اس لیے ثقیل اشیاء بھی جلد ہضم ہو جاتی ہے۔ چونکہ یہ موسم خوش خوراکی و خوش لباسی کے لحاظ سے بہت مناسب ہے اس لیے حتی الوسع بہتر سے بہتر اور ہر قسم کی غذا استعمال کر سکتے ہیں۔ تاکہ نشو و نما کا یہ مہینہ امراض کی آماجگاہ نہ بن جائے۔ ناشتہ میں حسب استطاعت دودھ، انڈے، دلیہ، ذیل روٹی مفید و مناسب ہے۔ دوپہر شام کھانے میں گوشت، مچھلی، سبزیاں اور پھل وغیرہ استعمال کریں گرم مصالحہ جات بھی اعتدال میں استعمال کر سکتے ہیں۔ اگر ممکن و مناسب ہو تو دوپہر کو پھل زیادہ اور کھانا کم کھائیں جبکہ رات کو خوب پیٹ بھر کر کھائیں۔ گاجر جسے اطباء نے ستا سیب قرار دیا ہے اس موسم کی اچھی غذا ہے۔ گاجروں کا حلوہ بھی بنا کر اس موسم میں کھایا جاتا ہے۔ جسم کے درجہ حرارت کو قائم رکھنے کے لیے مقوی غذاؤں کا استعمال ضروری ہے۔

احتیاطی تدابیر

صبح شام سردی کے اوقات میں بلا ضرورت باہر نہ نکلیں رات چونکہ بہت سرد ہوتی ہے اس لیے کھلے

میدان یا بالکل بند کمرے میں نہ سوئیں بلکہ کمرہ میں کھڑکی یا روشندان ہمیشہ کھلا ہونا چاہیے۔ اپنے پیروں کو ہمیشہ گرم رکھیں کیونکہ پاؤں کی طبی حالت جسم انسانی پر بہت اثر انداز ہوتی ہے۔ اگر کمزور ہیں اور موسمی شدت کا مقابلہ نہیں کر سکتے تو دھوپ میں بیٹھ کر تلوں کے تیل کی مالش کریں۔ اگر صحت مند ہیں تو نماز فجر کے بعد ضروریات سے فارغ ہو کر سیر ضرور کریں۔ اگر یہ نہ کر سکتے ہوں تو صحت کے مطابق کھلی جگہ ہلکی ورزش کریں۔ موسم سرما میں جلد زیادہ متاثر ہوتی ہے۔ خصوصاً جن دنوں برفانی سردی پڑتی ہے کیونکہ دیگر اعضاء کپڑوں، جوتوں اور جرابوں میں لپٹے ہوتے ہیں۔ چہرہ کی جلد خشک اور پھٹ جاتی ہے ان کے لیے گلیسرین لگانا مفید ہے۔ اگر داغ پڑھ جائیں تو نیم گرم پانی سے صابن کے ساتھ دھوئیں۔ بعض لوگوں کی جلد پر خراش ہوتی ہے ان حالات میں گلیسرین اور عرق گلاب ملا کر استعمال کرنا مفید ہے۔

نزلہ زکام اور کھانسی موسم سرما کے خاص امراض ہیں ان کے لیے ذیل کا نسخہ مفید ہے:

گل بنفشہ ۵ گرام گل گاؤ زبان ۵ گرام تخم عطی ۵ گرام عناب ۵ گرام سپستان ۹ دانہ اصل السوس نیم کوفتہ ۵ گرام۔ پانی میں جوش دے کر چھان کر ضرورت کے مطابق چینی ملا کر صبح شام لی لیں۔ ●●

الاسلام ڈائری 2015ء

الحمد للہ 2015ء کی "الاسلام" ڈائری کی ترتیب کا کام جاری ہے احباب جماعت اولین فرصت میں اپنے اشتہارات اور اہم فون نمبر جلد ارسال فرمائیں تاکہ ڈائری بروقت شائع ہو سکے۔ یاد رہے کہ سابقہ فون نمبر ختم کر دیے ہیں۔
ایک صفحہ فون نمبر اشتہار 2500 روپے
ایک صفحہ سنگل کلر اشتہار 1500 روپے
نصف صفحہ سنگل کلر اشتہار 800 روپے
قیمت فی ڈائری 350 روپے
نوٹ: اشتہار کے ساتھ اس کا زراشتاعت آنا ضروری ہے۔

رابطہ: ادارہ الاسلام ڈائری دفتر ہفت روزہ اہل حدیث چوک اہل حدیث 106 راوی روڈ۔ لاہور

0321-6487892 - 0300-4478611
042-37720257 - 055-4443265
احباب اپنے اشتہارات بخوار اس ای سیل پر بھیج سکتے ہیں۔
Weeklyahlehadith@yahoo.com

اخبار الجماعۃ

منجانب: محمد اسلم اوکاڑوی (صدر) اہل حدیث یوتھ فورس
محمد خان نجیب شہید یونٹ اوکاڑا سٹی

مولانا حافظ ثناء اللہ زاہدی ناظم تعلیمات مرکزی جمعیت پنجاب کا تبلیغی دورہ

حافظ ثناء اللہ زاہدی صاحب نے مولانا نعیم الرحمن شیخ پوری کی دعوت پر جامع مسجد اقصیٰ اہل حدیث شیخوپورہ میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ خطبہ جمعہ کا عنوان ”محبت الہی تھا۔“ اس کے بعد حافظ صاحب قاری عبدالرحمن شیخ پوری صاحب کے گھر تشریف لے گئے اور مغرب کا درس شیخوپورہ میں ہی ارشاد فرمایا۔ رات کا قیام مرکز حسین بن علی منڈی وار برٹن میں کیا۔ وہاں پر حافظ ذاکر الرحمن صدیقی نے حافظ صاحب کو خوش آمدید کہا۔ دارالسلام کے عظیم ادارہ الرحمة انٹینیوٹ میں شیخ صاحب نے طلبہ کو پند و نصائح کیں پھر فاروق آباد روانہ ہوئے اور مولانا عرف فاروق سعیدی شیخ الجامعہ نے حافظ صاحب اور حافظ ذاکر الرحمن کو خوش آمدید کہا۔ اس کے بعد مذکورہ وفد نے قادیانیوں کے مرکز چناب نگر (ربوہ) کا رخ کیا طارق ڈاہر صاحب کو ساتھ لے کر چناب نگر (ربوہ) پہنچے۔ وہاں پر ان کے ادارہ کا وزٹ کیا۔ طارق ڈاہر نے قادیانیوں کے حالات اور ریاست کے اندر ریاست کے بارے میں کافی معلومات فراہم کیں۔ اس کے بعد اس جگہ کا دورہ کیا جہاں پر اہل حدیث مسجد شروع تھی جو کہ قادیانیوں نے اسے لیا ہوا ہے۔ حافظ عمران تبسم اور طارق ڈاہر نے قادیانیوں کے عالمی سازش گزہ میں اہل حدیث مسجد اور ادارہ کی اہمیت و افادیت سے شیخ کو آگاہ کیا۔

منجانب: عطاء الرحمن حقانی۔ ناظم دفتر اہل حدیث یوتھ فورس

چوتھی سیرت النبی ﷺ کانفرنس

اہل حدیث یوتھ فورس محمد خاں نجیب شہید یونٹ کے زیر اہتمام بسلسلہ تحریک نفاذ اسلام چوتھی سالانہ سیرت النبی ﷺ کانفرنس 22 نومبر 2014ء بروز ہفتہ بعد نماز عشاء بمقام رہائش گاہ محمد اسلم برق محلہ غازی آباد گلی نمبر 3 دیپالپور چوک اوکاڑا میں منعقد ہو رہی ہے۔

مقررین: حضرت مولانا قاری محمد حنیف ربانی، پروفیسر عبدالرازق ساجد فیصل آبادی، مولانا محمد یونس آزاد، حضرت مولانا محمد اقبال قصوری، مولانا فداء الرحمن طیب۔

شیخ محمد طاہر صاحب چیئر مین محمدی ہسپتال اوکاڑہ کا سیلاب سے متاثرہ علاقوں کا دورہ

شیخ محمد طاہر صاحب نے اپنے ادارہ کی طرف سے فنڈ اکٹھا کر کے متاثرین سیلاب کی خدمت کے لیے پنڈی بھٹیلاں پہنچے۔ مرکز اہل حدیث سے مولانا محمد دین ندیم اور حافظ عمران تبسم کو ساتھ لیا اور موٹروے کے ساتھ ملحقہ علاقہ کے متاثرین میں نقدی اور سوٹ تقسیم کئے۔ اس کے بعد حاکم داکوہ محلہ نور پورہ رندہ اور دریا کے بالکل قریب ڈیرہ ملاح جو کہ مکمل طور پر تباہ ہو چکا تھا پہنچے اور لوگوں کو اکٹھا کر کے مسلک اہل حدیث کی دعوت پیش کی اور نقدی بھی تقسیم کی۔ اس کے بعد ٹھٹھہ باہاں چک سجادہ اور بکن کلاں میں نقدی تقسیم کی اور رات کا قیام جامعہ تبلیغ القرآن والحدیث جگہ نوالہ میں کیا۔ اگلے دن وفد ظفر وال پہنچا اور حافظ عبدالغفار رحمان صاحب کے مرکز میں سامان اور نقدی تقسیم کی۔ اس کے بعد گاؤں دھمٹل پہنچے اور وہاں پر بھی متاثرین کی امداد کی۔ بعد ازاں مرکزی جامع مسجد نارووال پہنچے وہاں پر حافظ عبدالجبار بٹ امیر ضلع کے ہمراہ متاثرین میں رقوم تقسیم کیں اور بعد ازاں بدولہی نذیر اسد کے ہمراہ مختلف علاقوں میں نقدی اور سوٹ تقسیم کئے۔ پھر مذکورہ وفد نے واپسی کا سفر شروع کیا۔ اللہ تعالیٰ ان کی کاوشوں کو قبول فرمائے اور اجر عطا فرمائے۔ آمین!

منجانب: عطاء الرحمن حقانی۔ ناظم دفتر اہل حدیث یوتھ فورس

امن عالم سیرت طیبہ کی روشنی میں پہلی بین الاقوامی کانفرنس

بتاریخ 19 و 20 نومبر 2014ء زیر اہتمام شعبہ علوم اسلامی نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لیکچر ہجز اسلام آباد بمقام نمل آڈیٹوریم نیشنل یونیورسٹی H-9/1 خیابان جوہر اسلام آباد۔ اسلامی سکالر، محققین اور علماء کرام خطاب فرمائیں گے۔ 19 نومبر کی دوسری نشست میں ڈاکٹر حافظ عبدالکریم صاحب چیئر مین انٹینڈنگ کمیٹی برائے مذہبی امور اور تیسری نشست میں

پروفیسر ڈاکٹر عبدالرؤف مظفر چیئر مین شعبہ علوم اسلامیہ سرگودھا یونیورسٹی مہمانان خصوصی ہوں گے۔

رابطہ: ڈاکٹر نور حیات خاں اسٹنٹ شعبہ علوم اسلامیہ نمل

0333-537943

051-9257646-50 Ext. (254)

افتتاحی خطبہ جمعۃ المبارک

مرکزی جمعیت اہل حدیث حلقہ اڈا جہان خان کے زیر اہتمام جامع مسجد رحمانیہ اہل حدیث چک نمبر 209/TDA کی تعمیر نو کے موقع پر 13 اکتوبر 2014ء کا افتتاحی خطبہ جمعۃ المبارک صاحبزادہ حضرت مولانا عمران شریف الدہ آبادی رحمہ اللہ نے آداب دعا و فضیلت مساجد کے موضوع پر ارشاد فرمایا۔ اس خطبہ جمعہ میں چوہدری عبدالعزیز، چوہدری امجد سعید، حافظ محمد عرفان اسعد پرنسپل جامعہ اسلامیہ سلفیہ جہان خان اور کثیر تعداد میں نواحی علاقوں سے جماعتی احباب نے شرکت کی، خطبہ جمعہ کے بعد مہمانوں کی ضیافت کی گئی۔

منجانب: قاری محمد انور ظہیر خلیفہ مسجد ہذا

احباب توجہ فرمائیں

ہم اہل حدیث پڑھ لکھے بچے بچیوں کے رشتے کرواتے ہیں۔ والدین رابطہ کریں۔

رابطہ: حافظ محمد شتیق۔ تحصیل چچہ وطنی۔ ضلع ساہیوال

0344-0880705 - 0307-4348810

ضرورت شیخ الحدیث

جامعہ ام حبیبہ للبنات لاہور میں کہنہ مشعل اور قابل (مرد) استاد کی فوری ضرورت ہے جو تمام کتب احادیث تفسیر جلالین اور گرائمر پڑھانے کے ماہر ہوں۔ شادی شدہ یا عمر رسیدہ ہوں۔ نیز ایک حافظ قاریہ کی ضرورت ہے جو شعبہ حفظ اور تجوید و قراءت پڑھا سکے۔

رابطہ: - 0302-7575175

0302-8484044 - 0323-8800582

ضرورت رشتہ

ایک نوجوان بزنس مین کھاتے پیتے گھرانے سے تعلق رکھنے والے کو دوسری شادی کے لیے خوبصورت و خوب سیرت و شیرازہ کار شرد کار ہے۔ والدین رابطہ کریں۔

رابطہ: 0300-4284591

پڑھائی۔ مرحومہ صوم و صلوة کی پابند تھیں۔ ان کے اہل خانہ سے
امیر محترم پروفیسر ساجد میر، مولانا حافظ زبیر احمد ظہیر، پروفیسر یسین
ظفر، بشیر انصاری مدیر ”اہل حدیث“ مولانا محمد رمضان و دیگر سیاسی
و سماجی شخصیات نے اظہار تعزیت اور بلندی درجات کی دعا کی۔
اللہم اغفر لہ وارحمہ۔

رپورٹ: شفیق الرحمن جزل سیکرٹری A.Y.F
چک نمبر 136 دس۔ آر جہانیاں

حافظ عبدالاعلیٰ درانی کے بھائی قاری حبیب الرحمن انتقال کر گئے!

بریڈ فورڈ (پ۔ ر) معروف عالم دین مرکزی جمعیت
اہل حدیث برطانیہ کے مرکزی رہنما اسلامک شرعیہ کونسل کے
رکن مولانا حافظ عبدالاعلیٰ درانی خطیب کیٹھلے بریڈ فورڈ کے
جھوٹے بھائی قاری حبیب الرحمن فیصل آباد میں گزشتہ شب
انتقال کر گئے۔ ان کی عمر ۳۵ سال تھی۔ مرحوم نے جامعہ لاہور
الاسلامیہ سے اسلامیات کے کورس کیے وہ کئی سال سے
جگر کے عارضہ میں مبتلا تھے۔ حافظ عبدالاعلیٰ کے خاندان کو
گزشتہ برس سے کئی صدمات سے دوچار ہونا پڑا۔ ڈاکٹر صہیب
حسن صدر شرعیہ کونسل، ڈاکٹر خرم بشیر ممبر اسلامک شرعیہ کونسل،
مولانا عبدالہادی امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث برطانیہ اور
دیگر احباب و رفقاء دینی و سماجی اور سیاسی رہنماؤں نے
اظہار تعزیت کرتے ہوئے مرحوم کیلئے مغفرت اور پسماندگان
کیلئے صبر جمیل کی دعا کی ہے۔ ادارہ ”اہل حدیث“ جہاں مولانا
درانی صاحب کے صدمہ میں شریک ہے وہاں مرحوم کی
مغفرت تامہ کے لیے دعا گو ہے۔ (ادارہ)

انا للہ وانا الیہ راجعون

امیر ضلع بمکر مولانا سیف اللہ خالد انتقال کر گئے

ضلع بمکر کے معروف نابذہ روزگار شخصیت، بزرگ عالم دین حضرت مولانا سیف اللہ خالد صاحب امیر مرکزی جمعیت اہل
حدیث ضلع بمکر برصغیر الہی کیم نوبر بروز ہفتہ صبح 3 بجے داغ مفارقت دے گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ موصوف نیک سیرت
اور ضلع بمکر میں مرکزی جمعیت اہل حدیث کے بانیان میں سے تھے اور ہمیشہ مرکزی جمعیت کا علم بلند رکھا اور اب بھی ضلع میں
منصب امارت پر فائز تھے۔ نماز جنازہ شیخ الحدیث جامعہ سلفیہ فیصل آباد حافظ مسعود عالم صاحب نے پڑھائی۔ نماز جنازہ میں
چوہدری یسین ظفر پرنسپل جامعہ سلفیہ فیصل آباد، نائب ناظم اعلیٰ مرکزیہ صاحبزادہ حافظ عبدالعلیم یزدانی، سیف اللہ کبیر پوری،
ڈاکٹر افضل خان ڈھانڈلہ، MNA، سینیٹر ظفر اللہ خان ڈھانڈلہ، MPA، عامر عنایت شھانی، انعام اللہ نیازی، DCO محمد زمان
وٹو، DPO شاہر حسین داوڑ، چوہدری امجد سعید، قاری انور ظہیر، حافظ عبدالغفار حسن لیہ و دیگر مذہبی، سیاسی و سماجی شخصیات اور ضلع
بھر سے کثیر تعداد میں احباب جماعت شامل ہوئے۔

اللہ تعالیٰ موصوف کی اخروی زندگی آسان کر دے اور اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین

تعزیت کیلئے رابطہ نمبر: 03007784185-03336845967

15 ستمبر 2014ء کو انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ان کی
نماز جنازہ مولانا شفیق الرحمن فرخ مدیر اعلیٰ جگہ نداء الجامعہ لاہور نے
پڑھائی۔ نماز جنازہ میں جمعیت کے ضلعی قائدین، علماء کرام اور
احباب جماعت کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔

منجانب: حکیم محمد یحییٰ عزیز ڈاہروی۔ کوٹ رادھا
کشن (قصور) رابطہ: 0301-4973606

● گزشتہ روز مولانا حکیم محمد ادریس کی دختر میاں عبد المجید
ساعاتی آف جدہ کی اہلیہ محترمہ طویل عرصہ علیل رہنے کے بعد
لاہور میں اپنے خالق حقیقی سے جا ملیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔
مرحومہ کی نماز جنازہ گلبرگ اکرم پارک میں مولانا ثناء اللہ نے

نبیل احمد انصاری کو صدمہ!

گوجرانوالہ 4 نومبر۔ حاجی محمد ادریس انصاری کے
جو انسال صاحبزادے اور پاکستانی کیوٹی ٹرانس (کینیڈا) کی
معروف شخصیت نبیل احمد انصاری کے چھوٹے بھائی محمد انور مختصر
علاقت کے بعد شوکت خانم ہسپتال لاہور میں نماز فجر کے وقت
انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم صوم و صلوة کے پابند
والدین کے خدمت گزار بھائیوں عزیز و اقارب احباب کے
ہر عزیز اور نہایت خلیق انسان تھے۔ اسی روز نماز عصر کے بعد
ان کی نماز جنازہ ادا کی گئی۔ امامت کافر یضہ شیخ الحدیث مولانا
حافظ محمد عباس انجم گوندلوی نے انجام دیا۔ نماز جنازہ میں زندگی
کے ہر شعبہ سے متعلق سینکڑوں افراد شریک ہوئے۔ دریں اثناء
مرکزی جمعیت اہل حدیث کے قائدین نے اپنے تعزیتی بیان
میں مرحوم کی مغفرت اور پسماندگان کے لیے صبر جمیل کی دعا کی
ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی بشری اغوشوں کو معاف فرما کر
مغفرت تامہ اور جنت الفردوس کی بہاریں نصیب فرمائے۔
پسماندگان کو اس صدمہ پر صبر جمیل کی توفیق ارزانی سے
نوازے۔ ادارہ جہاں مرحوم کی بلندی درجات کے لیے دعا گو
ہے وہاں لواحقین کے غم میں شریک ہے۔ (ادارہ)

حکیم عبید اللہ کو صدمہ

مرکزی جمعیت اہل حدیث تحصیل چوئیاں ضلع قصور کے
نائب امیر حکیم عبید اللہ سلفی مولانا پوری کی اہلیہ محترمہ اور مولانا صدیق
الحسن مولانا پوری خطیب چھاٹکا ناٹکا کی والدہ محترمہ پیرانہ سالی میں

تبوک ٹریول اینڈ ٹورز (پرائیویٹ) لمیٹڈ

فوری بکنگ پر

خصوصی رعایت

تج و عمرہ سروسز میں با اعتماد نام

لاسٹ نمبر 5282



عمرہ گروپ

خوبصورت اور قریب ترین انٹرکنٹیننٹل ہوٹل کی رہائش

تیز ترین عمرہ ویزہ سروس / ملکی وغیرہ ملکی ایئر لائنز کے سستے ترین ٹکٹ

دینی، ملائیشیا اور سنگا پور کے وزٹ ویزے

14=21=28

دن کے معیاری پیکیج

چیف ایگزیکٹو

مینجر: حماد مدنی
0333-4005913
042-37506747

0322-6662333
0302-4580611

آفس نمبر 8، فرسٹ فلور، 25۔ ابراہیم نثر وحدت روڈ لاہور

حافظ عبد الحفیظ مدنی
(فاضل مدینہ یونیورسٹی)

اجتماعی قربانی

اہل حدیث یوتھ فورس پاکستان کے زیر اہتمام سیلاب زدہ علاقوں میں الحمد للہ قربانی کے درجنوں جانور ذبح کیے گئے اور ان کا گوشت متاثرین سیلاب کے گھروں تک پہنچایا گیا۔ اہل حدیث یوتھ فورس پاکستان سے اجتماعی قربانی کے حوالے سے جن احباب اور تنظیموں نے تعاون کیا ان میں سب سے زیادہ گرانقدر حصہ حافظ شاہد امین صاحب ناظم شعبہ خدمت خلق مرکزیہ کے توسط سے مرکزی جمعیت اہل حدیث سیالکوٹ سٹی نے کیا۔ اسی طرح حافظ مقصود سلفی سٹی صدر اہل حدیث یوتھ فورس گوجرانوالہ اور سابق صدر جناب قاضی ریاض قدیر صاحب نے بھی خاصا تعاون کیا جبکہ متاثرہ علاقوں میں مرکزی ذمہ داران نعمت اللہ ظفر، حافظ عمران تبسم سے اور حافظ منظور الہی صاحب نے بھی کوشش کی۔ جبکہ منڈی بہاؤ الدین کی یوتھ فورس نے بھی اپنے شیع کے متاثرہ علاقوں میں قربانی کا گوشت تقسیم کیا۔ مرکزی طرف سے نارووال، سیالکوٹ، وزیر آباد، حافظ آباد، جھنگ، چنیوٹ اور ملتان میں متاثرین سیلاب اور مظفر آباد، آزاد کشمیر میں مہاجرین کشمیر اور پشاور میں وزیرستان کے متاثرین کے لیے 43 تیل/گائے ذبح کروائے گئے اور بعد ازاں پیننگ کروا کر متاثرین و مستحقین کے گھروں تک گوشت پہنچایا گیا۔

اس طرح الحمد للہ اہل حدیث یوتھ فورس پاکستان نے ایک اور سنگ میل عبور کیا۔

وی پی آر ہاے

جن تارکین کرام کا سالانہ چندہ ختم ہو چکا ہے انہیں ہفت روزہ اہل حدیث وی پی آر بھیجا جا رہا ہے۔ جسے وصول کرنا ان کا جماعتی و اخلاقی فرض ہے۔ (ادارہ)

جوہر نایاب

جدید طبی ریسرچ مایوس ہونا گناہ ہے۔
بے اولاد حضرات کے لئے قومی شفا خانہ نے 30 سالہ طبی ریسرچ کے بعد ایک ٹانک "جوہر نایاب" تیار کیا ہے۔ اسے استعمال کر کے اپنی تازہ رپورٹ کے ساتھ ملیں۔ ان شاء اللہ رپورٹ اچھی ہوگی۔

قومی شفا خانہ نوشہرہ روڈ گوجرانوالہ

0345-6213064



جامع مسجد سلیمان

اہل حدیث

محلہ ممتاز آباد

بیت قرآنی

30

مؤید آباد

فداء الرحمن طیب

کتاب رسالت کی روشنی میں
فوقہ و اہل حدیث کے علاوہ
لائے قاضی
خطبات
جمعة الباک

بیت قرآنی

آقارخطہ 12:20 تا 1:20

مداح رسالت مآب ﷺ داعی توحید و سنت

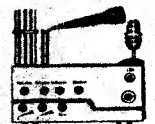
شاہد احمد اطریش
قاری القرآن
شاہد احمد اطریش
شاہد احمد اطریش
شاہد احمد اطریش

ناظم تبلیغ مرکزی جمعیتہ خلافت مؤید آباد
خلیفہ بن محمد

26 دسمبر کا خطبہ
19 دسمبر کا خطبہ
12 دسمبر کا خطبہ
5 دسمبر کا خطبہ

0311-7733697 / 0300-7411671 / 0334-9732203

Al-Fatah
Loud Speaker Amplifier



پروفیسر محمد عثمان

Mob: 0321-7432246

Mob: 0334-7967107

Ph: 055-4230167

الفتح ایسپلی فائر لاؤڈ سپیکر

نیا ایسپلی فائر کی بہترین درآمدی دستیاب ہے

ہمارے ہاں نئے و پرانے ایسپلی فائر، یونٹ، مائیک، ہارن، طوطی ہارن، شینڈ، U.P.S، کالم سپیکر بازار سے رعایت خریدیں نیز مرمت کو ایفائیڈ میکنگ کے پاس تشریف لائیں۔

نیا نیاں چوک نزدیکی کالج گوجرانوالہ

فیصل no side effects

عرق نایاب 2 لیٹر 1200 روپے

معالجہ گیس، پتھری اور ہڈیوں کے پتھریٹ کا گھل و گلا

فیصل عرق نایاب 100% انتہائی مفید جڑی بوٹیوں سے تیار کردہ ایسا مرکب جو جسم میں پتھری کو فالتو چربی کو کھلاتا ہے اور جسم کو خوبصورت اور جاذب نظر بناتا ہے۔

فیصل عرق نایاب کے فوائد

- موٹاپا کو مکمل ختم کر کے جسم سے فاسد مادوں کو خارج کرتا ہے۔
- چہرے کے کھل مہاسے، چھائیاں، پھوڑے، پھنسیوں کا قدرتی علاج۔
- جگر، معدہ، آنتوں کی سوزش، قبض، گیس، جلن، درد، بد ہضمی، کھٹی ذکارس
- تھکے، پرانا بخار، گردے کے امراض، خون کی کمی اور جسمانی کمزوری کیلئے مفید۔

پاکستان بھر کے تمام **فری** **ہوم ڈلیوری** **0314-3085577**

بڑے شہروں میں

فیصل FOODS سٹار لائن ڈی گراؤنڈ سیلینز کالونی فصلا آباد

فیصل 132 اجزاء سے تیار کردہ

محبوب قوت **دماغ زعفرانی**

دماغ، اعصاب، ذہن اور حافظہ کیلئے آزمودہ نسخہ

- ذہنی دباؤ، تھکاوٹ، بے خوابی، نسیان اور اعصابی کمزوری کا اکسیر علاج
- چہرے کی شادابی، حافظہ کی کمزوری، نظر کی بہتری کیلئے بہترین ٹانک
- نظام ہضم کی درستگی، شوگر اور بلڈ پریشر کے مریضوں کیلئے انمول تحفہ
- ہر موسم اور ہر عمر کی خواتین و حضرات میں یکساں مفید
- معدہ و جگر کی کمزوری اور گرمی کا بہترین علاج
- مسلل استعمال بھرپور جوانی کی ضمانت

قیمت - 1200/- روپے وزن 600 گرام

قیمت - 650/- روپے وزن 300 گرام

پاکستان بھر میں **فری** **ہوم ڈلیوری** **0314-3085577**

بذریعہ ڈاک

دھرم پور	مہاراشٹر	مہاراشٹر	مہاراشٹر
کشمیر	کشمیر	کشمیر	کشمیر
مغربی	مغربی	مغربی	مغربی
مغربی	مغربی	مغربی	مغربی
مغربی	مغربی	مغربی	مغربی
مغربی	مغربی	مغربی	مغربی
مغربی	مغربی	مغربی	مغربی
مغربی	مغربی	مغربی	مغربی
مغربی	مغربی	مغربی	مغربی
مغربی	مغربی	مغربی	مغربی

ایکھیلی فائیر لائٹ **ایڈوائس** **ایڈوائس** **ایڈوائس**

0333-8294645
055-4237974
0312-7343693

ہمارے ہاں نئے ایٹمی فائیر لائٹ پر تیار کیے جاتے ہیں۔

ناٹک، مائیک، مارٹین اور مختلف سٹیج پارٹس آڈیو مرمت کا کام بھی کیا جاتا ہے۔

حافظ آباد اور ڈچوک جی ایم فیصل مارکیٹ گوجرانوالہ

الکرہ لائٹ سسٹم **ایڈوائس** **ایڈوائس** **ایڈوائس**

0343-6007696
055-4212804, 4226706-0300-6430029

فصل مارکیٹ دوکان نمبر 2 چوک نیا نمبر گوجرانوالہ

فون نمبر: 0343-6007696

ایٹمی فائیر لائٹ سسٹم کے ساتھ (نئی وراثی)

نئے لائٹ سسٹم کی مکمل وراثی دستیاب ہے۔

گولڈن **ایڈوائس** **ایڈوائس** **ایڈوائس**

0300-6430739
055-4213430

چوک نیا نمبر نزدیکی کالج گوجرانوالہ

ایٹمی فائیر لائٹ سسٹم (نئی وراثی)

ہمارے ہاں نئے ایٹمی فائیر لائٹ پر تیار کیے جاتے ہیں۔

پونٹ، مائیک، مارٹین اور مختلف سٹیج پارٹس آڈیو مرمت کا کام بھی کیا جاتا ہے۔

حکیم حاجی عبدالکریم بھٹی نئی منڈی حبیب آباد (وال راجہ رام) تحصیل پٹوکی ڈویژن لاہور Jazz:0345-7545119,Telnor:0313-7545119

گلے میں ہو خراش، آئے ورم یا آواز بیٹھ جائے

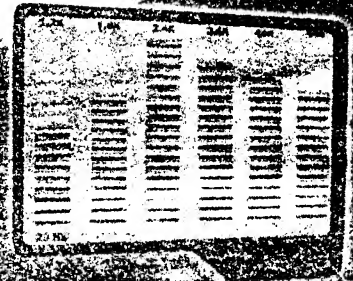
شریت توت سیاہ



سردی آتے اور جاتے وقت گلے کو اپنی لپٹ میں لے لیتی ہے ایسے میں
گلے میں خراش، ورم آنے یا آواز بیٹھ جانے
کی شکایات عام ہوتی ہیں۔ ہمد شریت توت سیاہ کی چند خوراکیں گلے کی
ان شکایات کا فوری خاتمہ کرتی ہیں۔ اب سردی آئے یا جانے۔ آپ
کے گلے کو کیا لگے۔ کیونکہ آپ کو تو ہے ہمد شریت توت سیاہ ما۔

ہمد

پولیو کھل کھلا دے!



الایمان ویلفیئر ٹرسٹ (رجسٹرڈ)

پاکستان کا ایک ممتاز اور منفرد دینی ورفاہی ادارہ ہے، جو اشاعتِ دین اور انسانیت کی فلاح و بہبود کیلئے متعدد شعبوں میں خدمات سرانجام دے رہا ہے۔

”الایمان ویلفیئر ٹرسٹ (رجسٹرڈ)“ ہیڈ آفس لاہور کے تحت

لاہور، قصور، فیصل آباد، شیخوپورہ، گلگت، کوئٹہ، رحیم یار خان، ہری پور، گوجرانوالہ، ننکانہ، چنیوٹ، حافظ آباد، کوٹ ادو کشمور، بہاولنگر، بورے والا جیسے 16 سے زائد اضلاع میں مندرجہ ذیل شعبوں میں خدمات سرانجام دے رہا ہے۔
 مدارس میں قرآن و سنت کی تدریس و تبلیغ کیلئے علماء و خطباء کا تعین و تقرر کیا جاتا ہے جس کے تقریباً پانچ لاکھ روپے ماہانہ اخراجات ہیں۔

منہج سلف سے ہم آہنگی اور جدید اسلوب تدریس کے لیے اساتذہ کی تربیتی و رکشاپس دینی مدارس کے یتیم طلباء کی کفالت

سیلاب اور زلزلہ جیسی قدرتی آفات کے موقع پر متاثرین کی اعانت مرحوم علماء کے خاندانوں کی کفالت مساجد کی تعمیر

متعین کیے گئے اساتذہ کے کام کی مکمل نگرانی مستحق لوگوں کو ادویات کی مفت فراہمی۔ مستحق یتیم بچیوں کی شادیاں

رمضان المبارک میں افطاریوں کا اہتمام عید قربان کے موقع پر مستحق افراد میں قربانیوں کی تقسیم

مندرجہ بالا امور کو احسن اور منظم انداز سے چلانے کے لیے ساڑھے چار کنال رقبہ پر مشتمل ”مرکز الفاروق“ کے نام سے شریف پورہ رنگ روڈ، لاہور میں ایک عظیم الشان مرکز تعمیر کیا جا رہا ہے۔ جس میں مسجد و سکول کی پہلی منزل تعمیر کے آخری مراحل میں ہے۔ علاوہ ازیں اس میں اساتذہ کی تربیت کے لیے وسیع ہال، لائبریری اور اساتذہ کی رہائشیں تعمیر کرنے کا منصوبہ بھی شامل ہے۔

چینرمین
 الحاج بشیر احمد مدنی

149 - چناب بلاک، علامہ اقبال ٹاؤن، لاہور
 0300-4184328

ارشاد نبوی ﷺ ہے: ”جس نے اللہ تعالیٰ کی خاطر مسجد تعمیر کی، اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں گھر تعمیر فرمائے گا۔“
 خیر حضرات سے پر زور اپیل ہے کہ وہ اس کارِ خیر میں دل کھول کر تعاون فرمائیں۔ یقیناً یہ صدقہ جاریہ ہے اور ارشاد نبوی ﷺ ہے کہ ”صدقہ کبھی بھی مال میں کمی نہیں کرتا۔“ صدقہ جاریہ کا ثواب مرنے کے بعد بھی جاری رہتا ہے اور خیر کے کام میں ایسے ہی تعاون پر اللہ تعالیٰ نے جنت کا وعدہ بھی فرما رکھا ہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

Weekly AHL- E - HADITH

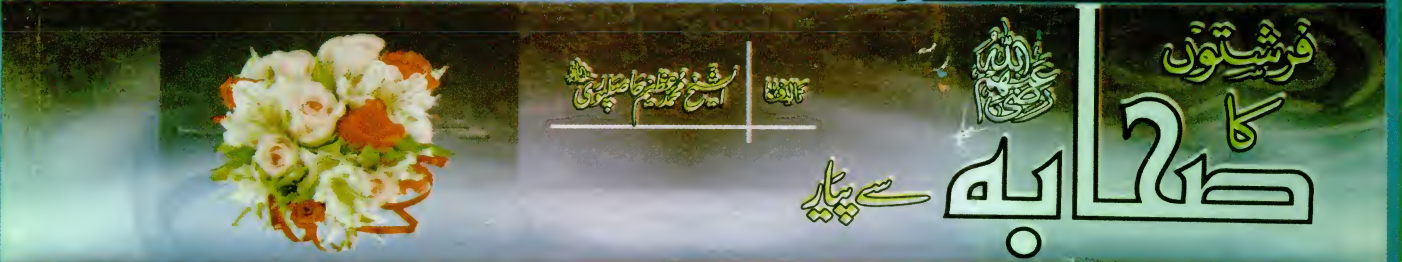
CPL No
116

106, Ravi Road Lahore (54000)
Email: Weeklyahlehadith@yahoo.com
WEBSITE :www.ahlehadith.org

Head Office:
042-37729933
Fax:
042-37725525
Weekly Ahl-e- Hadith
042-37720257
Paigham Tv:042-37722876

عظمت صحابہ رضی اللہ عنہم سیریز

نبی کریم ﷺ کی صحبت میں قیمتی گھڑیاں بسر کرنے والے عظیم المرتبت، جلیل القدر اور جانثار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے علمی و عملی کارنامے، ایمان افروز واقعات، اسلام قبول کرنے کے بعد عہد آزمائش میں استقامت، جنگی کارروائیاں، سرور کائنات ﷺ سے ان کی محبت اور جان و مال کی قربانیاں پیش کرنے والوں کے مکمل حالات زندگی جاننے کے لیے مکتبہ اسلامیہ کی عظمت صحابہ سیریز کا مطالعہ کریں اور اپنے ایمان کو فرحت و تازگی بخشیں۔



ملنے کا پتا

مکتبہ اسلامیہ
غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور
041-2631204 - 2641204
042-37244973 - 37232369
Email: maktabaislamiapk@gmail.com, Visit on Facebook page: maktabaislamiapk

Weekly AHL- E - HADITH

106, Ravi Road Lahore (54000)

Email: Weeklyahlehadith@yahoo.com

WEBSITE :www.ahlehadith.org

Head Office:

042-37729933

Fax:

042-37725525

Weekly Ahl-e- Hadith

042-37720257

Paigham Tv:042-37722876

CPL No
116

عظمت صحابہ رضی اللہ عنہم سیریز

نبی کریم ﷺ کی صحبت میں قیمتی گھڑیاں بسر کرنے والے عظیم المرتبت، جلیل القدر اور جاثر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے علمی و عملی کارنامے، ایمان افروز واقعات، اسلام قبول کرنے کے بعد عہد آزمائش میں استقامت، جنگی کارروائیاں، سرورِ کائنات ﷺ سے ان کی محبت اور جان و مال کی قربانیاں پیش کرنے والوں کے مکمل حالاتِ زندگی جاننے کے لیے مکتبہ اسلامیہ کی عظمت صحابہ سیریز کا مطالعہ کریں اور اپنے ایمان کو فرحت و تازگی بخشیں۔



ملنے کا پتا

041-2631204 - 2641204

042-37244973 - 37232369

Email: maktabaislamiapk@gmail.com,

Visit on Facebook page: maktabaislamiapk

مکتبہ اسلامیہ